ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر

سیّد مبشر احمد ایاز

نومبر ۲۰۰۵ء

احمدی انصار کی تربیت کیلئے

ماہنامہ

انصار اللہ

ایڈیٹر: سیّد مبشر احمد ایاز

نبوت 1384 ھش۔نومبر2005ء

جلد.............................65

شمارہ نمبر...............................11

فون نمبر: 047-6212982 فیکس نمبر: 047-6214631

ای میل: ansarulah60@yahoo.com

اس شمارہ میں

پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: سلطان احمد ڈوگر
کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: انیس احمد

مقام اشاعت: دفتر انصار اللہ
دارالصدر جنوبی ربوہ (چناب نگر)
مطبع: ضیاء الاسلام پریس

شرح چندہ: (پاکستان)
سالانہ..........ایک سو روپیہ
قیمت فی پرچہ......۱۰روپے

اداریہ

پاکستان میں قیامت خیز زلزلہ

آٹھ اکتوبر کو آٹھ بجکر اکاون منٹ پر آنے والے زلزلہ نے پاکستان کے شمالی علاقہ کو بری طرح متاثر کیا اور بستیوں کی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹادی گئیں۔ اقوام متحدہ اور بعض دوسری عالمی تنظیموں کے مطابق گزشتہ سال کے آخری دنوں میں آنے والی آفت سونامی سے کہیں زیادہ ہلاکتوں کا خدشہ ہے، یاد رہے کہ سونامی سے قریباً ڈھائی لاکھ افراد لقمہ اجل بن گئے تھے۔

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے خطبہ جمعہ اور اپنے ارشادات میں دنیا بھر کے احباب جماعت کو قدرت کی اس ہولناک تباہی کے موقعہ پر متاثرین کے لئے امداد کی اپیل کی اور فرمایا کہ دعاؤں کے ساتھ ساتھ جہاں تک ممکن ہوسکے اس دکھی انسانیت کی مدد کے لئے آگے آئیں۔ حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہمیں ہر ممکن اپنے بھائیوں کی مدد میں دل کھول کر حصہ لینا چاہیے اور خاص طور پر سب سے اعلیٰ ہمدردی یہ بھی ہے جس کو کبھی نہ بھولیں کہ سب کے لئے دعا کی جائے اس طرح کہ اپنے ناراض مولا کریم کو راضی کرنے والے ہوں کہ جو ستار اور غفار ہے لیکن جبار اور قہار بھی ہے۔ یہ دعا بھی ہمدردی کی ایک شاخ ہے بلکہ جڑھ کہنا چاہیے اور جہاں تک انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے تو ہر احمدی کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ان ارشادات کو مدنظر رکھنا چاہیے جن میں آپ فرماتے ہیں:

''غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہیں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ وہ اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 438-439 مطبوعہ ربوہ)

''میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے ایک والدہ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔''

(روحانی خزائن جلد 17 ص:344)

پھر فرماتے ہیں: ''یادرکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔...میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔ یادرکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ)......''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 219-217 مطبوعہ ربوہ)

☆ رمضان میں لگائے ہوئے نیکیوں کے پودے

جب تک آپ کی خدمت میں نومبر کا شمارہ پہنچے گا رمضان کا مبارک مہینہ رخصت ہو چکا ہوگا۔ لیکن اس مہینہ میں جو نیکیاں اور جو نیک عادات تھیں انکی حفاظت کرنا ہمارا کام ہے۔ نیکیوں کے وہ پودے جو اس موسم بہار میں اور افضال وانوار کی اس برسات میں لگائے تھے وہ ہماری لاپرواہی اور سستی کی وجہ سے مرجھا نہ جائیں اپنے عمل کے پانی سے ان کو سرسبز رکھنے کی جدوجہد کرتے رہیں اور اپنی اولادوں کو بھی توجہ دلاتے رہنی چاہیے۔ ہماری بیوت الذکر اسی طرح نمازیوں سے بھری رہنی چاہییں، صدقات وخیرات کی عادت قائم رہے اور تہجد کا التزام اسی اہتمام سے جاری رہنا چاہیے۔ رمضان کی انہیں نیک عادات واطوار کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد اور خواہش ہمیشہ ہمارے سامنے رہے جس میں آپ نے فرمایا: ''اس آخری عشرہ میں عموماً [بیوت الذکر] کی رونق زیادہ ہو جاتی ہے لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں ہم ایک ترقی کرنے والی قوم ہیں ہماری خوشیاں اسی وقت دائمی خوشیاں کہلا سکتی ہیں یا ہمیں اسی وقت کسی نیکی کو دیکھ کر دلی خوشی پہنچ سکتی ہے جب یہ نیکی دائمی ہو، ہمیشہ رہنے والی ہو۔ جو جوش وخروش آج کل نظر آتا ہے یہ ہمیشہ نظر آنے لگ جائے....'' (بحوالہ خطبات مسرور جلد 2 ص 776)

امام الکلام-کلام الامام

وَیَاْتِیْ زَمَانٌ تُسْئَلَنَّ وَ تُخْبَرُ

فَاَقْسَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ جَلَّ شَانُهُ عَلٰی اَنَّهُ یُخْزِی الْعِدَا وَاُعَزَّرُ

اور میں نے اللہ کی قسم کھائی ہے جس کی شان بلند ہے اس بات پر کہ وہ دشمنوں کو رسوا کرے گا اور مجھے عظمت دی جائے گی

وَمَنْ ذَا یُعَادِیْنِیْ وَرَبِّیْ یُحِبُّنِیْ وَمَنْ ذَا یُرَادِیْنِیْ اِذَا اللّٰهُ یَنْصُرُ

اور کون ہے جو مجھ سے دشمنی کرے جب کہ میرا رب مجھ سے محبت کر رہا ہے اور کون مجھے ہلاک کر سکتا ہے جب کہ اللہ مجھے مدد دے رہا ہے

وَیَعْلَمُ رَبِّیْ سِرَّ قَلْبِیْ وَسِرَّهُمْ وَکُلُّ خَفِیٍّ عِنْدَهٗ مُتَحَضِّرُ

اور میرا رب میرے دل کے بھید اور ان کے بھید کو جانتا ہے اور ہر پوشیدہ چیز اس کے پاس حاضر ہے

وَلَوْ کُنْتُ مَرْدُوْدَ الْمَلِیْکِ لَضَرَّنِیْ عَدَاوَةُ قَوْمٍ کَذَّبُوْنِیْ وَحَقَّرُوْا

اور اگر میں خدا کی طرف سے، جو میرا مالک ہے، مردود ہوتا تو تکذیب کرنے والی اور حقیر قرار دینے والی قوم کی عداوت مجھے ضرور نقصان پہنچاتی

وَلٰکِنَّنِیْ صَافَیْتُ رَبِّیْ فَجَاءَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اٰیَاتٌ کَمَا اَنْتَ تَنْظُرُ

لیکن میں نے اپنے رب سے خالص دوستی کی تو اللہ کی طرف سے کئی نشانات، جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے، میرے پاس آ گئے

وَ اِنْ کُنْتَ لَا تَخْشٰی فَقُلْ لَّسْتَ مُؤْمِنًا وَیَاْتِیْ زَمَانٌ تُسْئَلَنَّ وَ تُخْبَرُ

اور اگر تو ڈرتا نہیں تو تُو کہتا رہ کہ تو مومن نہیں اور وہ زمانہ آ رہا ہے کہ تو پوچھا جائے گا اور تجھے مطلع کیا جائے گا

اَرَی الظُّلْمَ یَبْقٰی فِی الْخَرَاطِیْمِ وَسْمُهٗ وَاَمَّا عَلَامَاتُ الْاَذٰی فَتَغَیَّرُ

میں دیکھتا ہوں کہ ظلم کا نشان ناکوں پر باقی رہ جاتا ہے لیکن تکلیف اُٹھانے کی علامت، سو وہ تو بدل جایا کرتی ہیں

(خطبہ الہامیہ۔روحانی خزائن جلد 16 ص:306-305)

کلام الامام امام الکلام

او نمک ہا ریخت اندر جانِ ما

جاں فدائے آنکہ او جاں آفرید　　دل نثارِ آنکہ زوشد دل پدید

جان اُس پر قربان ہے جس نے اس جان کو پیدا کیا دل اُس پر نثار ہے جس نے دل کو بنایا

جاں از و پیداست زیں مے جویدش　　ربّنا اللہ ربّنا اللہ گویدش

جان چونکہ اُس کی مخلوق ہے اس لئے اُسے ڈھونڈتی ہے اور کہتی ہے کہ تو ہی میرا رب ہے تو ہی میرا رب ہے

گرو جودِ جاں نبودے زد عیاں　　کے شدے مہر جمالش نقشِ جاں

اگر جان کا وجود اس کی طرف سے ظاہر نہ ہوتا تو اُس کے حسن کی محبت جان پر کس طرح نقش ہوتی

جسم و جاں راکرد پیدا آں یگاں　　زیں دود دل سوئے اُوچوں عاشقاں

جسم اور جان کو اسی یکتانے پیدا کیا ہے اسی لئے عاشقوں کی طرح دل اس کی طرف دوڑتا ہے

او نمک ہارنحیت اندر جانِ ما　　جانِ جانِ ماست آں جانانِ ما

اُس نے ہماری روحوں پر محبت کا نمک چھڑکا ہے، وہ ہماری جانوں کی جان ہے

ہر وجودے نقشِ ہستی زد گرفت　　جانِ عاشق رنگِ مستی زد گرفت

ہر وجود نے اُسی سے اپنی ہستی کانقش حاصل کیا ہے اور عاشق کی جان نے بھی مستی کارنگ اُسی سے لیا ہے

(ست بچن روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۱۱۳)

کلام الامام امام الکلام

پر ان کو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں

دنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ نہ کرتے ہیں
نقصاں جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں
زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مر ہی جاتے ہیں
جب اپنے دلبروں کو نہ جلدی سے پاتے ہیں
کیا کیا نہ ان کے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں
پر ان کو اس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں
ان کے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وہ ہے جھوٹ اعتقاد
پر تب بھی مانتے ہیں اسی کو بہر سبب
کیا حال کردیا ہے تعصب نے ہے غضب
دل میں مگر یہی ہے کہ مرنا نہیں کبھی
ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی
اے غافلاں و فانکند ایں سرائے خام
دنیائے دوں نماند و نماند بکس مدام

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۸۹ روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۳۷)

دستِ عزرائیل میں مخفی ہے سب رازِ حیات

سانحہ مونگ

منڈی بہاؤالدین سے کھاریاں جاتے ہوئے تقریباً ۱۰ کلومیٹر کے فاصلے پر لوئر جہلم نہر کے کنارے ایک ٹیلے پر آباد اور بالخصوص رات کو ایک خوبصورت منظر پیش کرنے والا ایک گاؤں 'مونگ' جس سے کچھ فاصلے پر ہی ایک اور گاؤں ''رسول'' واقع ہے۔ جس کی وجہ سے ان کا نام اکٹھا 'مونگ رسول' پکارا جاتا ہے۔

۲ر رمضان المبارک بمطابق ۷ر اکتوبر ۲۰۰۵ کو تین نامعلوم افراد نے احمدیہ بیت الذکر میں اس وقت فائرنگ کر دی، جب احباب جماعت سحری کھانے کے بعد نمازِ فجر کی ادائیگی کے دوران دوسری رکعت میں رکوع میں جانے والے تھے۔ اس فائرنگ سے ۸ر افراد جماعت اللہ کی راہ میں قربان ہو گئے (یقیناً ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) جبکہ ۱۵ر افراد شدید زخمی ہوئے۔ اس وقت بیت الذکر میں تین صفوں میں قریباً ۳۵ سے ۴۰ر افراد نماز ادا کر رہے تھے۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تمام زخمی خطرے سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اسی روز مونگ میں ہی نماز عصر کے بعد مکرم ومحترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے خدا کی راہ میں جان قربان کرنے والے افراد کی اجتماعی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ربوہ، کھاریاں، گجرات، جہلم، سرگودھا، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی اور کئی دوسرے شہروں سے ۱۳۰۰ احباب جماعت سے زائد افراد نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے تمام زخمیوں کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ جان قربان کرنے والے جملہ افراد کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جان بحق ہونے والوں کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے، ان کی مغفرت فرمائے اور انھیں جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے نیز تمام اہل وطن کو شرپسندوں کے شر سے اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

اس واقعہ میں جان قربان کرنے والے افراد

۱۔ مکرم چوہدری محمد اسلم گلاّ صاحب ولد مکرم چوہدری خوشی محمد گلاّ صاحب: عمر ۷۷ سال، آپ آرمی اور ریزرو پولیس میں ملازمت کرتے رہے، بعد ازاں شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین میں بطور الیکٹرک فورمین کام کرتے رہے۔ آپ کے ۲ بیٹے اور ۲ بیٹیاں ہیں۔ آپ کچھ عرصہ اسیر راہ مولا بھی رہے۔ اس واقعہ میں آپ کے ایک صاحبزادے مکرم یاسر احمد صاحب بھی اللہ کی راہ میں قربان ہوئے۔

۲۔ مکرم راجہ محمد اشرف صاحب ولد مکرم راجہ اللہ دتہ صاحب: عمر قریباً ۷۵ سال، کھیتی باڑی کرتے تھے۔ آپ کے ۴ بیٹے اور ۲ بیٹیاں ہیں۔ اس واقعہ میں آپ کے ایک جواں سال صاحبزادے مکرم راجہ عابد محمود صاحب بھی قربان ہوئے۔

۳۔ مکرم راجہ الطاف محمود صاحب ولد مکرم راجہ احمد خاں صاحب: عمر ۵۰ سال، کھیتی باڑی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عمرہ کرنے کی سعادت بھی بخشی تھی۔ آپ کے ۳ بیٹے اور ۲ بیٹیاں ہیں۔ اس واقعہ میں آپ کے ایک صاحبزادے جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہیں شدید زخمی ہوئے۔

۴۔ مکرم راجہ عبدالمجید صاحب ولد مکرم راجہ محمد خاں صاحب: عمر ۳۵ سال، کھیتی باڑی کرتے تھے۔ آپ کے ۳ بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔ آج کل قائمقام قائد مجلس کے طور پر خدمات دینیہ بجا لا رہے تھے۔

۵۔ مکرم راجہ عابد محمود صاحب ولد مکرم راجہ محمد اشرف صاحب: عمر ۳۰ سال، آپ جنوبی افریقہ میں مقیم تھے۔ تین دن قبل چھٹی گزارنے آئے تھے۔ اپنی شادی کے بعد پہلی بار اپنی ۸ ماہ کی بیٹی سے ملے تھے۔ آپ کی ایک ہی بیٹی بعمر ۸ ماہ ہے۔ اس واقعہ میں آپ کے والد مکرم راجہ محمد اشرف صاحب بھی اللہ کی راہ میں قربان ہوئے جبکہ آپ کے بھائی مکرم راجہ ساجد محمود صاحب شدید زخمی ہوئے۔

۶۔ مکرم راجہ لہراسب صاحب ولد مکرم راجہ محمد ظفر اقبال صاحب: عمر ۲۵ سال، آپ کے ۲ بیٹے ہیں۔

۷۔ مکرم احمد وحید صاحب عرف نوید ولد مکرم محمد وحید صاحب: عمر ۲۴ سال، ایل ایل بی کے طالبعلم تھے۔ اس وقت ناظم وقار عمل اور سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمات دینیہ بجا لا رہے تھے۔ آپ ۲ بھائی تھے۔ اس واقعہ میں آپ کے والد مکرم محمد وحید صاحب اور آپ کے دوسرے بھائی مکرم توصیف احمد صاحب بھی زخمی ہوئے۔

۸۔ مکرم یاسر احمد گُلّا صاحب ولد مکرم چوہدری محمد اسلم گُلّا صاحب: عمر ۱۵ سال، آپ نہم جماعت کے طالبعلم تھے۔ آپ کا ایک بھائی اور ۲ بہنیں ہیں۔ آپ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھے [یہ پہلے واقفِ نو ہیں جنہیں شہادت کا اعزاز نصیب ہوا۔ اس واقعہ میں آپ کے والد مکرم چوہدری محمد اسلم گُلّا صاحب بھی اللہ کی راہ میں قربان ہوئے۔

اس واقعہ میں زخمی ہونے والے افراد

۱۔ مکرم ممتاز علی خاں صاحب، زعیم انصار اللہ۔ ۲۔ مکرم ریٹائرڈ کیپٹن محمد ایوب صاحب۔ ۳۔ مکرم راجہ بشارت احمد صاحب، سیکرٹری مال۔ ۴۔ مکرم ساجد منیر صاحب۔ ۵۔ مکرم عرفان اشرف صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ۶۔ مکرم راجہ ساجد محمود صاحب۔ ۷۔ مکرم محمد وحید صاحب۔ ۸۔ مکرم سید محمود صادق شیرازی صاحب ۹۔ مکرم توصیف احمد صاحب۔ ۱۰۔ مکرم عامر محمود صاحب ۔ ۱۱۔ مکرم قمر شہزاد صاحب۔ ۱۲۔ مکرم عمر فاروق صاحب (واقف نو)۔ ۱۳۔ مکرم ابو ہریرہ صاحب۔ ۱۴۔ مکرم بلال احمد صاحب۔ ۱۵۔ مکرم عدنان احمد صاحب۔

دین کی تاریخ میں زندہ رہیں گے ان کے نام

چند دِن پہلے ہوا اللہ کے گھر میں قتلِ عام
پھر جماعتِ احمدیہ پر ہوا اِک بار ظلم
دین کی تاریخ میں زندہ رہیں گے ان کے نام

تھے نمازِ فجر میں سب با جماعت سجدہ رُو
یہ نہ دیکھا کہ نمازی بوڑھا ہے یا نوجوان
دین کی تاریخ میں زندہ رہیں گے ان کے نام

کون سے مذہب کی یہ تعلیم ہے اے دوستو
جو ہوں مصروفِ عبادت ان کو جاں سے مارنا
دین کی تاریخ میں زندہ رہیں گے ان کے نام

زندگی اور موت رکھے ہیں خدا نے اپنے ہاتھ
جس سے وہ ناراض ہو کر دیتا ہے نسلیں تباہ
دین کی تاریخ میں زندہ رہیں گے ان کے نام

پس ماندگاں پر اَے خدا نازل ہوں تیری رحمتیں
نفرتیں ہوں ختم اور ظالم بھی ہو جائیں ختم
دین کی تاریخ میں زندہ رہیں گے ان کے نام

ہے یقین عثمان کو وہ وقت جلدی آئے گا
یہ جہاد اور دہشت گردی میں سمجھ جائیں فرق
دین کی تاریخ میں زندہ رہیں گے ان کے نام

جب سنی یہ خبر حیراں ہو گئے سب خاص و عام
مار ڈالا ظالموں نے بے وجہ مذہب کے نام
منڈی بہاؤالدین! ہے تیرے شہیدوں کو سلام

چند بد بختوں نے آ کر فائرنگ کر دی شروع
نہ ہی چھوڑا مقتدی اور نہ ہی بخشا پیش امام
منڈی بہاؤالدین! ہے تیرے شہیدوں کو سلام

کون سا اسلام ہے یہ مجھ کو بھی بتلاؤ تو
ہر مہذب قوم کی نظروں میں ہے شیطانی کام
منڈی بہاؤالدین! ہے تیرے شہیدوں کو سلام

حق نہیں بنتا کسی کا ضد کرے اللہ کے ساتھ
بے قصوروں کے قتل کا خود ہی لے گا انتقام
منڈی بہاؤالدین! ہے تیرے شہیدوں کو سلام

دین و دنیا میں ترقی پائیں اور پھولیں پھلیں
مونگ کے قصبے میں ہو اونچا جماعت کا مقام
منڈی بہاؤالدین! ہے تیرے شہیدوں کو سلام

کیا غلط ہے کیا صحیح ہے یہ پتہ چل جائے گا
راہ ان کو ایسی دکھلا اے میرے رب الانعام
منڈی بہاؤالدین! ہے تیرے شہیدوں کو سلام

[محمد عثمان خان کراچی]

محبوبانِ الٰہی کی علامات

عِشق الٰہی وسّے مُنہ پر ولیاں ایہہ نشانی

مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب۔ مدیر

حضرت مسیح ناصریؑ نے مامورین اور فرستادوں کی شناخت اور صداقت کا ذکر کرتے ہوئے بہت ہی خوبصورت بات کہی ،آپ فرماتے ہیں: ''یا تو درخت کو بھی اچھا کہو اور اسکے پھل کو بھی اچھا یا درخت کو بھی برا کہو اور اسکے پھل کو بھی برا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے۔'' [متی کی انجیل باب 12 آیت 33] کتنی کھری اور سچی بات ہے کہ جس چیز کا درخت ہے وہی پھل اسکو لگے گا، یہ نہیں ہوسکتا کہ درخت تو انگور کا ہو اور پھل اس کو حنظل کا لگا ہو، دوسرے لفظوں میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بتانے یا معلوم کرنے کی ضرورت ہی نہیں خود پھل سے درخت پہچانا جاتا ہے... ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے پیاروں اور اسکے مقربوں کی شناخت کا معاملہ ہے، جو اس کے پیارے ہوتے ہیں وہ خود پہچانے جاتے ہیں، وہ اپنے چہروں کے نور اور اپنے کاموں کی عظمت سے شناخت کئے جاتے ہیں، وہ ہزاروں اور لاکھوں میں ممتاز ہوتے ہیں، انکی اپنی ایک خوشبو ہوتی ہے، ان کا اپنا ایک نور ہوتا ہے جو پوشیدہ نہیں رہتا بس دیکھنے اور پرکھنے والی آنکھ اور سعادت مندی کا جوہر ہونا چاہیے،

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی تحریرات میں متعدد جگہ اس مضمون کو بیان فرمایا ہے ،اس سے پہلے کچھ قسطوں میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اقتباسات پیش کئے گئے تھے اب ایک اور کتاب سیرت الابدال [روحانی خزائن جلد 20] سے اقتباس پیش کیا جارہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ آلدراء تصنیف ''سیرۃ الأبدال'' میں عباد الرحمٰن اور خدا تعالیٰ کے پیاروں اور اتقاد کے علامات کا ذکر فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

متقیوں کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں اور اے نوجوانو! یاد رکھو کہ متقی ہی درحقیقت ولی ہوتا ہے۔ انہیں میں سے کچھ لوگ شیطانی مفاسد کے وقت رحمان خدا کی طرف سے لوگوں کی اصلاح کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ سو ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ عالمگیر تاریکی کے موقع پر مبعوث کئے جاتے ہیں......

نیز اُن کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہیں کہ کسی شخص کی بھی جلالتِ شان ان کے دلوں کو مرعوب نہیں کرتی اور جو ان کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتا اور ان پر نازل ہونے والی آسمانی بارش سے چلو نہیں بھرتا وہ اسکی حیثیت کو ایک حقیر کیڑے جتنی بھی شمار نہیں کرتے اور وہ اپنے ربّ کی الوھیت میں مَست رہتے ہیں اور اپنے ہر طریق کار میں اُسے مقدم

رکھتے ہیں اور ہر اس شخص کی مدد کرتے ہیں جسے اپنا بوجھ اُٹھانا دشوار ہو۔ اور کسی حاکم کا سامنا کرنے پر ان پر لرزہ طاری نہیں ہوتا......

اور ایک علامت ان کی یہ ہے کہ جب کبھی ان کے اور ان کے منبع جود و سخا رب کے باہمی تعلق میں کچھ خستگی پیدا ہو جائے تو وہ بندگانِ خدا پر احسان کرکے اس تعلق کو تازہ کر دیتے ہیں...... وہ اپنے آپ کو ہر اس چیز سے باز رکھتے ہیں جو ان کے ربّ کو ناپسند ہو۔ اور وہ حق پر ثابت قدم رہتے ہیں اور اگر ان کو جلا بھی دیا جائے تب بھی وہ جھوٹ نہیں بولتے...... وہ اللہ پر پورا توکل کرتے ہیں۔ وہ اس دنیا کو ایک ردّی چیز کی طرح سمجھتے ہیں اسی لئے وہ اسکی طرف توجہ نہیں کرتے۔

وہ ربّ العزت کی عنایات کی گود میں بٹھائے جاتے ہیں اور دشمنوں نے تکبر کے ساتھ اپنی تدبیروں کے جو جال بنے ہوتے ہیں وہ تار تار کر دیئے جاتے ہیں۔...... ایک علامت یہ بھی ہے کہ تُو انہیں اللہ کی ہر راہ میں عقاب جیسی تیزی کے ساتھ کام کرتا ہوا پائے......۔ ایک علامت ان کی یہ ہے کہ تُو انہیں ایک باوقار شخص۔ ایک سیدھے استوار مضبوط ستون اور ایک ایسے تاجر کی طرح پائے گا جو اپنے کاروان کا سالار اور اپنے ہمعصروں کا بادشاہ ہے۔ وہ اپنی زندگی گریہ وزاری میں بسر کرتے ہیں اور انہیں حصولِ قربِ الٰہی کی خاطر قیام و سجود میں گزارتے ہیں اور شہوات کے بھیڑیے سے بچتے ہیں اور مرتے دم تک اللہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

وہ جھوٹے احمق اور بے حیا منافق کو خوب پہچان لیتے ہیں جو گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ اور تو انہیں ایک ایسے صائب الرائے شخص کی طرح پائے گا جو ہر چیز کو اپنی فراست سے بھانپ جاتے ہیں۔ اور انہیں شیر ببر کی طرح پائیگا اگر چہ وہ شیر کی طرح چیر پھاڑ نہیں کرتے نیز تو انہیں دل کا غنی پائے گا لیکن بایں ہمہ وہ طبیعت کے مسکین ہیں۔

کسی مہمیز کے بغیر وہ اللہ کی راہوں میں تیز گام اور سبک خرام ہیں۔...... وہ راحت و آرام کی طرف مائل نہیں ہوتے اور تکبر کی چال نہیں چلتے...... اور جب ان پر کسی مصیبت کا نزول مقدر ہو چکا ہوتا ہے تو اللہ انہیں اس ابتلاء کی نسبت قبل از وقت اطلاع دے دیتا ہے۔ موت اُن کی طرف آہستہ آہستہ بڑھتی ہے لیکن ناگہانی حوادث کی طرح نہیں آتی گویا اللہ یہ پسند نہیں فرماتا کہ انہیں ہلاک کرے۔ اُسے ان کی مطمئن روحوں کو اس طرح قبض کرنے میں تردّد ہوتا ہے۔ ان کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان کی مدد کی جاتی ہے۔ اور انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جاتا۔ ان کے اور ان کے ربّ کے درمیان کوئی خواہش حائل نہیں ہوتی۔ اگر ان کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں تب بھی وہ بارگاہِ الٰہی سے الگ نہیں ہوتے۔ انہیں علم عطا کیا جاتا ہے اور وہ اس سے منور کئے جاتے ہیں وہ بڑے سلیقے سے نیکیاں بجالاتے ہیں رات اور دن ان

کے حق میں یہ گواہیاں دیتے ہیں کہ وہ اولیاء الرحمان ہیں خواہ احمق انہیں ملحد ہی تصور کرے۔

جب بھی کوئی مشکل انہیں پیش آتی ہے تو وہ اللہ کی طرف دوڑتے ہی۔ اللہ انہیں گمنام نہیں رہنے دیتا بلکہ انہیں لوگوں میں شہرت دی جاتی ہے اور ان کو تعظیم دی جاتی ہے۔

وہ اللہ کے شیر ہوتے ہیں جنہیں پوشیدگی کی غار میں چھپایا جاتا ہے۔ دشمنوں پر حملے کرنے اور ان پر جھپٹنے میں کوئی شیر اور باز ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا وہ شجرہ قدس کی شاخیں ہوتے ہیں۔ جو ان کی شکست و ریخت کرتا ہے اللہ انہیں توڑ کر رکھ دیتا ہے وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے لئے خود خدا جنگ کرتا ہے اور ان کے دشمن کامیاب نہیں ہوسکتے۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اپنے عزم ان لوگوں کے دلوں میں منتقل کرتے ہیں۔ جو ان (علوم) کی جستجو میں رہتے ہیں پر وہ ان لوگوں کی اس طرح پرورش کرتے ہیں جیسے پرندہ اپنے چوزے کو چوگا دیتا ہے اور وہ ان پر شفقت فرماتے ہیں اور انہیں ہر اس معاملہ سے بچاتے ہیں جو ان کی شایانِ شان نہیں ہوگا اور ان کی چیخ و پکار کو بڑی نرمی اور اشتیاق سے سنتے ہیں اور بے پرواہی نہیں برتتے روئے زمین پر ان کی حیثیت چرواہوں کی سی ہوتی ہے کہ جب وہ کسی بھیڑیے کو دیکھتے ہیں تو وہ اپنی بکریوں کو بچانے کے لئے زور زور سے چیختے ہیں اور اپنی ذات پر بھروسہ نہیں کرتے اور سبحان اللہ کا ورد ان کی زبان پر ہوتا ہے۔

وہ تن آسانوں جیسی زندگی بسر نہیں کرتے بلکہ ان پر لگاتار اور پیہم غم آتے ہیں اور وہ ان میں پگھلتے رہتے ہیں۔ ان کے ربّ کی طرف سے ان کا ایسا تزکیہ کیا جاتا ہے کہ گریہ پیہم سے ان کے جذبات کی یہ کیفیت ہوجاتی ہے کہ صرف ان کی روح باقی رہ جاتی ہے اور وہ ان کیفیت میں بے نظیر بے مثال بنادیئے جاتے ہیں۔

یہ ہے وہ مقام ان ابدال کا جنہوں نے ایسی راہیں اختیار کی ہین جن کے نتیجہ میں انہیں کسی ندامت اور تاسف کا اظہار نہیں کرنا پڑتا انہوں نے وہ وادیاں طے کرلی ہیں جنہیں دنیا داری کے بوجھ تلے دبے ہوئے لوگ طے نہیں کرسکتے۔ اور وہ اس وقت تک نہیں مَرتے جب تک اپنے پیچھے ایسی جماعتیں نہ چھوڑ جائیں جو صاحبِ عرفان اور متقی نہ ہوں۔

(سیرۃ الأبدال۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 130 تا134)

نصاب سہ ماہی چہارم (اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۵ء)

1۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ نمبر2 (نصف آخر) 2۔ کتاب ''احادیث الاخلاق'' (نصف آخر)

3۔ کتاب ''خلافتِ راشدہ'' از حضرت مصلح موعود (نصف آخر)

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

ریویو بر براہین احمدیہ

اورمولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعة السنة

مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

بٹالہ ضلع گورداسپور کے نامور عالم محمد حسین صاحب بٹالوی نے 1877ء سے اشاعة السنة ہفت روزہ رسالہ کا اجراء کیا۔ یہ رسالہ لاہور اور امرتسر کے مطابع سے باقاعدہ طبع ہوکر بٹالہ سے شائع ہوتا رہا۔ بعض اوقات دو ماہی اور بسااوقات سہ ماہی طور پر اکٹھا کر کے بھی شائع کیا جاتا رہا۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر اور مہتمم بھی مولوی صاحب موصوف خود ہی تھے۔ یہ رسالہ 1930ء کے عشرہ تک جاری رہا۔ عمومی طور پر اس رسالہ کے جو مواضیع، مقالات اور مضامین سامنے آتے ہیں ان کی تلخیص حسب ذیل ہے۔

فقہ و فتاویٰ پر مبسوط بحث، آمین و فاتحہ پر مقالہ جات، کتب پر سیر حاصل تبصرہ جات۔ فتاویٰ تنسیخ جہاد اور فتاویٰ کفر پر سینکڑوں صفحات، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب پر ریویوز۔ خصوصاً براہین احمدیہ، فتح   ، توضیح مرام، ازالہ اوہام، سرمہ چشم آریہ اور جنگ مقدس وغیرہ۔ وھابی اور اہلحدیث کے تنازعہ کو حل کرنے کیلئے گونمنٹ انگلشیہ کی خدمت میں کئی درخواستیں، گونمنٹ برطانیہ کی غیر معمولی تعریفیں اور اطاعت گزاری پر مشتمل مقالات، حضرت سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت سید محمد اسماعیل صاحب کی حیات طیبہ کے بارے میں مضامین بعض علمی مضامین، تصوف، حدیث اور فقہ کی کتب کے طویل سلسلہ ہائے اشاعت معہ ترجمہ۔ نیز متنازعہ نظریات۔ وغیرھم شامل ہیں۔ یہ وہ مختصر فہرست ہے ان موضوعات کی جو 40 سال پر پھیلے ہوئے رسالہ اشاعة السنة میں زیادہ تر ملتے ہیں۔

زیر نظر مضمون میں آپ کے ''براہین احمدیہ پر ریویو'' والی اشاعت کے بعض حصص کا جائزہ لینا مقصود ہے۔

ریویو بر براہین احمدیہ:

اشاعة السنة جلد نمبر 7 شمارہ نمبر 6، 7، 8 بابت جون جولائی اگست 1884ء کی جلد میں ریویو کا آغاز ہوتا ہے۔ اس شمارہ کے 82 صفحات براہین احمدیہ کے ریویو پر مشتمل ہیں۔ اس سے اگلا شمارہ جو کہ جلد 7 شمارہ نمبر 9، 10، 11 بابت ماہ ستمبر، اکتوبر، نومبر 1884ء پر مشتمل ہے اس شمارہ کے 92 صفحات براہین احمدیہ پر ریویو کی صورت میں ہیں۔

دوشمارہ جاتِ سہ ماہی ملا کر 184=10+82+92 سے زائد صفحات بنتے ہیں جو کہ بٹالوی صاحب نے براہین احمدیہ پر تبصرہ کی صورت میں پیش کئے ہیں۔

براہین احمدیہ کی اشاعت پر امرتسر لدھیانہ اور دوسرے علاقوں کے علماء کا ردعمل

براہین احمدیہ کی اشاعت پر منفی و مثبت ہر دو اقسام کے ردعمل ظاہر ہوئے۔ البتہ اکثریت نے تائید کی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تحریرات پیشگوئیوں، کشوف اور الہامات نیز دعاوی (جو کہ براہین احمدیہ میں موجود ہیں) پر سب سے زیادہ شور امرتسر اور لدھیانہ کے مولویوں نے مچایا۔ البتہ انہی دو علاقوں سے غیر معمولی تائید بھی کی گئی۔ ابوسعید محمد حسین بٹالوی صاحب نے اپنے ریویو میں اس کتاب پر نیز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ذات پر جو اعتراضات کئے گئے ان کے تسلی بخش جوابات دیئے جو کہ ریویو میں شامل ہیں۔

براہین احمدیہ کی اشاعت پر جہاں غیر معمولی خراج تحسین پیش کیا گیا وہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر فتاویٰ کفر کی بوچھاڑ بھی کی گئی اور الہامات جو آیات الٰہیہ کی سورت میں نازل ہوئیں انہیں تنقید کا نشانہ بنا گیا۔ انگریزی الہامات اور عبرانی الہامات پر بھی اعتراضات کئے گئے۔ ان سب الزامات کا جواب ابوسعید بٹالوی صاحب اپنے تاریخی ریویو (زیر تبصرہ) میں عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ دیا ہے۔

تعارف براہین احمدیہ: ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے براہین احمدیہ کے تمام حصص اور فصول کا نہایت زیرک نظری سے تعارف کروایا گیا۔ اور اپنے رائے کے اظہار کے ساتھ معترضین کے اعتراضات کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے 1888ء سے 1908ء تک جتنے دعاوی کئے ہیں۔ ان کی بابت کشوف اور الہامات براہینِ احمدیہ میں موجود ہیں۔ اور معترضین نے وہ سارے دعاوی (جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ نے بعد کی 23 سالہ زندگی میں کئے ہیں) آپ کی طرف منسوب کئے کہ فلاں عبارت یا الہام یا کشف سے فلاں دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔ لہذا کفر ہو گیا۔ ان تمام اعتراضات کے جوابات بھی بٹالوی صاحب نے اپنے ریویو میں دیئے ہیں۔

بطور نمونہ اس تاریخی ریویو کے بعض حصص ہدیہ قارئین کئے جارہے ہیں۔

خلاصہ براہین احمدیہ: رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد 7 نمبر 6 بابت جون 1884ء کے صفحہ 158-170 تک براہین احمدیہ چہار حصص کا خلاصہ اور تلخیص کی گئی ہیں۔ جس میں ساری کتاب کا تعارف آجاتا ہے۔

بے نظیر اور لاجواب کتاب: ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی براہین احمدیہ کا خلاصہ درج کر کے کہتے ہیں:

''یہ اس کتاب کا خلاصہ ہے۔ اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر میں ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک (دین حق) میں تالیف نہیں ہوئی۔ اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرا۔ اور اس کا مؤلف بھی (دین حق) کی مالی و جانی و قلمی ولسانی وحالی وقالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔

ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم سے کم ایسی کتاب بتا دے جسمیں میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار (دین حق) کی نشان دہی کرے جنھوں نے (دین حق) کی نصرت مالی و جانی و قلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھالیا ہو۔ اور مخالفین (دین حق) اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقدام غیر کو مزہ بھی چکھا دیا ہو۔'' (صفحہ 169-170)

مخالفین و معترضین مؤلف براہین احمدیہ کی بابت بٹالوی صاحب کی رائے

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مزید لکھتے ہیں: فریق اول (امرتسری مسلمان) تو اپنے انکار کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ الہام غیبی (ہمرنگ وحی ہے بجز انبیاء کسی کو نہیں ہوسکتا۔ اور آج تک کسی کو نہیں ہوا....) اور فریق دوم (لودھیانوی مدعیان اسلام) اپنی تکفیر کی یہ وجہ پیش کرتے ہیں کہ ان الہامات میں مؤلف نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ اور اپنے آپ کو ان کمالات کا جو انبیاء سے مخصوص ہیں محل ٹھہرایا ہے۔ اور ان آیات قرآنیہ کا جو خاص آنحضرت ﷺ اور انبیائے سابقین کے خطاب میں وارد ہیں۔ مورد نزول قرار دیا ہے۔'' (ص 169-172)

جوابات از بٹالوی صاحب

حاشیہ میں رقمطراز ہیں:

(لودھانہ کے علماء کی مخالفت کا) ''سبب یہ ہے کہ انہوں نے باستعانت بعض معزز اہل اسلام لودھانہ بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہ عام لودھانہ ایک مدرسہ قائم کرنا چاہا تھا۔ اور اس مدرسہ کیلئے لودیانہ میں چندہ جمع ہو رہا تھا۔ کہ انہی دنوں میں مؤلف براہین احمدیہ باستدعا اہل اسلام لودھانہ پہنچ گئے۔ (یہ 83-1882ء کا ذکر ہو رہا ہے) اور وہاں کے مسلمان انکے فیض زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان کی برکات واثر صحبت کو دیکھ کر اکثر چندہ والے ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور اس چندہ کے بہت سے روپیہ طبع و اشاعت براہین احمدیہ کیلئے مؤلف کی خدمت میں پیشکش کئے گئے۔ اور مولوی صاحبان مذکورہ تہیدست ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اس امر نے بھی ان حضرات (لودھانہ) کو بھڑکایا اور مؤلف کی

تکفیر پر آمادہ کیا۔ جن کو ان باتوں کے صدق میں شک ہو وہ ہم کو اس امر سے مطلع کرے ہم لودھانہ سے عمدہ اور واضح طور پر ان باتوں کی تصدیق کرا دینگے۔ وباللہ التوفیق

امرتسر کے مسلمانوں کے اس انکار کا باعث ان کی نافہمی اور بے ذوقی اور کسی قدر عموماً اہل اللہ اہل وطن (حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ) سے گوشہ تعصبی ان کو خاص کر مؤلف براہین سے کچھ عداوت نہیں ہے۔'' (ح ص 171-172)

جہاد اور گورنمنٹ انگلیشیہ کی بابت بٹالوی صاحب کی غیر معمولی رائے

براہین احمدیہ کی اشاعت پر بعض علماء نے اسے حکومتِ برطانیہ کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی۔ اور حکومت تک یہ باتیں پہنچائیں کہ یہ کتاب عمومی لحاظ سے برطانیہ حکومت کے خلاف ہے۔ نیز یہ کہ اس کتاب میں انگریزوں کے خلاف فتاویٰ جہاد وقتال وغیرہ موجود ہیں۔ اس پر بٹالوی صاحب نے اپنی رائے کا اظہار یوں کیا:

''بعض حاسدین کوتاہ اندیش نے اس نکتہ چینی کے علاوہ اس پر پولیٹیکل نکتہ چینی بھی کی ہے۔ اور بوجہ شدت حسد وعناد و بغرض فتنہ وفساد بعض لودھانہ کے عوام میں یہ بات شائع کردی ہے کہ یہ کتاب گورنمنٹ کے مخالف ہے۔ اور اس کے مؤلف نے پیشوائی مذہبی کے علاوہ پولیٹیکل سرداری کا بھی اس میں دعویٰ کیا ہے۔ اپنے آپ کو مسیح قرار دیا ہے اور اپنے غلبہ اور فتح کی بشارتیں اور اپنے مخالفین کی شکست وہزیمت کی خبریں اس میں درج کی ہیں۔ اس بہتان وافتراء پردازی سے شاید ان کی غرض یہ ہو کہ یہ بہتان عوام میں شہرت پا کر خواص تک پہنچ جائے۔ اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ کے گوش گزار ہو جائے۔ اور گونمنٹ کی طرف سے کتاب یا اس کے مؤلف سے کسی قسم کی مزاحمت ہو... ہماری تحقیق وتجربہ ویقین ومشاہدہ کی رو سے یہ سب نکتہ چینیاں (مذہبی ہیں خواہ پولیٹکل) از سرتاپا سوء فہمی یا دیدہ دانستہ دھوکہ دہی پر مبنی ہیں۔ اور بجز دعویٰ الہام جو کچھ مؤلف کی نسبت کہا گیا ہے محض بے اصل ہے۔ نہ مؤلف کو نبوت کا دعویٰ ہے نہ حصول خصوصیات وکمالات انبیاء کا ادعا نہ پولیٹیکل سرداری کا خیال ہے۔'' (ص 175-173)

نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''مؤلف براہین احمدیہ کے حالات وخیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں۔ ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مؤلف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں۔ بلکہ اوائل عمر کے (جب ہم قطبی وشرح ملا پڑھتے تھے) ہمارے ہم مکتب اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط وکتابت وملاقات ومراسلت برابر جاری رہی ہے۔ گورنمنٹ انگلیشیہ کی مخالفت کا خیال کبھی مؤلف کے آس پاس بھی نہیں پھٹکا...... ''(ص 176)

مزید رقمطراز ہیں: ''پھر ایسے شخص پر یہ بہتان کہ اس کے دل میں گورنمنٹ انگلیشیہ کی مخالفت ہے اور اس کی کتاب کی نسبت یہ گمان کہ وہ گورنمنٹ کے مخالف پرلے سرے کی بے ایمانی اور شرارت شیطانی نہیں تو اور کیا ہے۔ خیر خواہان سلطنت و پیروان مذہب اسلام ان یا وہ گو حاسدوں کی ایسی باتیں ہرگز نہ سنیں۔ اور اس کتاب یا مؤلف کی طرف سے سوءظنی کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں۔ گورنمنٹ سے تو ہم پہلے ہی مطمئن ہیں کہ وہ ان باتوں کو مؤلف کی نسبت ہرگز نہ سنے گی۔ بلکہ جو ان باتوں کو گورنمنٹ تک پہنچائے گا۔ اسے اسکی دروغ گوئی پر سرزنش کرے گی''۔ (ص186)

پیشگوئیوں اور الہامات پر اعتراضات کے جوابات

محمد حسین بٹالوی صاحب چند ایک پیشگوئیوں کے تذکرے کے بعد ان کے جوابات کچھ اس انداز سے دیتے ہیں:

''اس میں صاف اور کھلے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ فتح سے ملکی فتح مراد نہیں اور نہ ہزیمت مخالفین اسلام سے ان کا میدان جنگ میں شمشیر و تفنگ سے بھاگ جانا مراد ہے بلکہ فتح سے اسکا دلائل و بیان و حجت و برہان سے غالب ہونا اور ہزیمت و مغلوبیت مخالفین سے ان کا بحث و دلائل سے عاجز آنا مراد ہے۔

اور مؤلف کو بلفظ یا عیسیٰ مخاطب کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ مؤلف درحقیقت وہ مسیح موعود ہے جس کا اہل اسلام اور عیسائیوں (دونوں) کو انتظار ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ مؤلف حضرت مسیح علیہ السلام سے مشابہ اور بعض اوصاف میں مماثل ہے۔ نہ انکے جسمانی اور سیاسی ملکی اوصاف میں بلکہ صرف روحانی اور تعلیمی صفت میں۔''

کپڑوں سے بادشاہوں کی برکت ڈھونڈنا

''اور مؤلف کے کپڑوں سے بادشاہوں کی برکت ڈھونڈنے سے یہ مراد ہے نہیں کہ ان کو ظاہری بادشاہت ہو جائے گی۔ اور دوسرے بادشاہ موجودہ وقت خصوصاً انگریز جنکے ظل حمایت و بادشاہت میں مؤلف رہتا ہے ان کی زیر حکومت ہو جائیں گے بلکہ اس سے مراد ان کی دینی بادشاہی اور روحانی سرداری اور اخروی پیشوائی مراد ہے۔ اس بشارت کی نظیریں حضرت مسیح کی وہ بشارتیں ہیں جو عیسائیوں کے زعم میں عہد عتیق وجدید میں ان کی بادشاہت وتسلط کی نسبت وارد ہیں۔'' (ص189-188)

[باقی آئندہ شمارہ میں]

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ

خلیفہ خدا خود بناتا ہے

(مضمون نگار: پروفیسر ایس۔نسیم۔سعید)

خلیفہ بنانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی جیسا کہ سورہ نور (آیت ۵۶) میں فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ مغربی افریقہ سے واپسی پر لجنہ برطانیہ کی استقبالیہ تقریب یکم مئی ۲۰۰۴ء کو استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں خلافت کے برحق ہونے اور خدائی تائید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔'' (رسالہ الوصیت)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کو اس خوشخبری کو ہمیشہ گزشتہ سو سال میں سچا ہوتے دیکھا اور دیکھتے رہے۔ خلافتِ اولیٰ کے وقت لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات ہوگئی ہے اب احمدیت چند دن کی مہمان ہے۔ پھر خلافت ثانیہ میں جب اندرونی فتنہ بھی اُٹھا اور ایسے لوگ جو خلافت کے منکر تھے ان کو پیغامی کہا جاتا ہے اور لاہوری بھی اور غیر مبائعین انہوں نے بڑا زور لگایا کہ انجمن اب حقدار ہونی چاہئیے نظام جماعت کو چلانے کی۔ اور خلافت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود کی عمر اس وقت صرف ۲۴ سال تھی اور بڑے بڑے پڑھے لکھے علماء اور دین کا علم رکھنے والے اور جو اس وقت نظام جماعت کے ستون سمجھے جاتے تھے وہ سب علیحدہ ہوگئے اور کچھ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ رہے لیکن ہم نے دیکھا کہ حضرت خلیفہ الثانی کا ۵۲ سالہ دورِ خلافت ہر روز ترقی کی نئی منازل طے کرتا تھا۔ اور پھر خلافت ثالثہ کا دور آیا اس میں بھی خاص طور پر افریقن ممالک میں جو کسی زمانہ میں انگلستان کی کالونیز رہیں ان میں احمدیت خوب پھیلی اور کافی حد تک Establish ہوگئی۔ پھر خلافت رابعہ کے دور میں ہم نے ہر روز ترقی کا ایک نیا سورج چڑھتا دیکھا افریقہ میں بھی یورپ میں بھی ایشیا میں بھی۔ پھر MTA کے ذریعے سے دنیا کے کونے کونے تک جماعت کی آواز پھیلی...... تو یہ ترقیات جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ دوسری

قدرت کا آنا ضروری ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے اور ہمیشہ وہی چیزیں رہا کرتی ہیں۔ جو اپنی ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت سے وابستگی کی وجہ سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ منصب دیا تو باوجود اس خوف کے جو میرے دل میں تھا کہ جماعت کس طرح چلے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز اپنے ہاتھ میں لے لی اور جو ترقی کا قدم جس رفتار سے بڑھ رہا تھا اسی طرح بڑھتا چلا گیا اور چلتا چلا جا رہا ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے......''

(خطاب یکم مئی ۲۰۰۴ء بحوالہ الفضل ربوہ ۲۵ مئی ۲۰۰۵ء)

اللہ تعالیٰ دلوں پر خلیفہ کا نام القاء کرتا ہے:

اللہ تعالیٰ دلوں پر تصرف فرماتا ہے اور منتخب ہونے والے خلیفہ کا نام دلوں پر القاء کرتا ہے۔ ہم دور کیوں جائیں خلافتِ احمدیہ کی تاریخ ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے جو ہم کتب سلسلہ اور جماعتی اخبارات اور رسائل میں پڑھتے رہتے ہیں۔ حضرت حکیم حافظ نور الدین صاحب نے بار بار مختلف لوگوں کے نام پیش کئے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ہی سب کے دلوں پر ایک ہی نام القاء کیا۔ پھر حضرت خلیفہ اول کے بعد بظاہر دینی و دنیاوی طاقتور مخالفین کی مخالفت کے باوجود، نوجوان صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا نام میخ کی طرح دلوں میں گاڑ دیا گیا۔ اور آپ نے ۵۲ سالہ دورِ خلافت میں جماعت کو نہایت مضبوط کر دیا۔ اسی فعلی تجلّی کا اظہار اللہ تعالیٰ نے خلافت ثالثہ خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ میں کیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا انتخاب خلافت تو ایک کھلی اور ریکارڈ حقیقت ہے۔ ایک ممبر حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا نام پیش کرتا ہے اور غیر معمولی طور پر نمایاں اکثریت کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس نام کے حق میں ہاتھ بلند کرا دیتا ہے۔ اور یہ القاء نہ صرف خلافت کمیٹی کے ممبران کے دلوں میں ہی ہوتا ہے بلکہ ہونے والے خلیفہ کے نام کا القاء اللہ تعالیٰ کثرت سے افرادِ جماعت کے دلوں میں کرتا ہے۔ بہت سے لوگوں عورتوں مردوں کے دلوں میں صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کا نام آتا تھا۔ بعض کو کافی پہلے خواب بھی آئے تھے۔ جیسا کہ جماعتی تاریخ اس کی گواہ ہے۔ یہ سب خدا کے کام ہیں جیسے کہ خود حضور اس انتخاب کے بارے میں کسی معترض کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اب یہ صاحب بتائیں کہ کیا خلافتِ خامسہ کے انتخاب میں یہ نہیں ہوا مجلس انتخاب میں تو بہت سے ایسے ممبران تھے جو مجھے جانتے بھی نہیں تھے لیکن الٰہی تقدیر کے ماتحت انہوں نے میرے حق میں رائے دی اور اکثر نے یہ کہا کہ ہمارے دل میں یہ خدائی تحریک پیدا ہوئی۔''

(خطبہ جمعہ ۲۷ مئی ۲۰۰۵ء الفضل ربوہ ۵ جولائی ۲۰۰۵ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معترض کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ایک صاحب نے مجھے لکھا۔شروع کی بات ہے کہ تم بڑی پلاننگ کر کے خلیفہ بنے ہو۔پلاننگ کیا تھی؟ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کا اعلان الفضل اور ایم ٹی اے پر تمہاری طرف سے ہوتا تھا تا کہ لوگ تمہاری طرف متوجہ ہوں انا اللہ۔یہ میری مجبوری تھی اس لئے کہ حسب قواعد مجھے ناظر اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے یہ کرنا تھا......مختصراً بتا دوں کہ اس وقت میرا تو یہ حال تھا کہ جب نام پیش ہوا تو میں ہل کر رہ گیا تھا اور یہ دعا کر رہا تھا کہ کسی کا بھی ہاتھ میرے حق میں کھڑا نہ ہو اور اس تمام کارروائی کے دوران جو میری حالت تھی وہ میں جانتا ہوں یا میرا خدا جانتا ہے۔یہ تو بیوقوفوں والی بات ہے کسی کا یہ سوچنا کہ خلافت کے لئے کوئی اپنے آپ کو پیش کرے۔عموماً غیر مجھ سے پوچھتے ہیں تو اُن کو میں ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ جواب دیا کرتا ہوں۔اُن سے بھی کسی نے پوچھا تھا کہ کیا آپ کو پتہ تھا کہ آپ خلیفہ منتخب ہو جائیں گے تو اُن کا یہ جواب تھا کہ کوئی عقلمند آدمی یہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔''

(خطبہ جمعہ ۲۷؍مئی ۲۰۰۵ء الفضل ربوہ ۵ جولائی ۲۰۰۵ء)

اللہ تعالیٰ خلفاء کے ذریعے تزکیہ نفس کرواتا ہے اور خود اس کے منہ سے بولتا ہے:

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتا ہے وہ اس کو زمانے کے مطابق علوم بھی عطا کرتا ہے اگر وہ احمق، جاہل اور بے وقوف ہوتا۔تو اس کے کیا معنی ہیں کہ خلیفہ خدا خود بناتا ہے اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتا ہے تو اسے اپنی صفات بخشتا ہے۔''

(الفرقان مئی جون ۱۹۶۷ء صفحہ ۳۷)

خلیفہ کو بھی زمانے کی ضرورت کے مطابق تزکیہ کے علوم عطا فرما کر بھیجتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانے میں افرادِ جماعت ۱۶ کروڑ سے زائد ہو گئے تھے، ان ۱۶ کروڑ افراد کی تربیت و اصلاح کرنے کا اب کام تھا۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور سے تربیت کا کام مزید تیز کروا دیا جیسا کہ حضور نے اپنے ایک خطاب میں فرمایا:

''میں تقریباً ابتدا سے ہی جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس منصب پر فائز فرمایا ہے جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو اور اپنی آئندہ نسلوں کو اگر دنیا کی غلاظت سے بچانا چاہتے ہیں تو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں اور اپنے بچوں کو بھی غلط اطوار سے بچانے کی کوشش کریں اور ان کے سامنے نیک نمونے قائم کریں تا کہ بچے بھی بڑوں کو دیکھ کر ایسی راہوں پر چلنے والے ہوں جو دین کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں اور دنیا اور آخرت سنوارنے والی راہیں ہیں......''

(جلسہ سالانہ کینیڈا پر لجنہ سے خطاب ۲۵؍جون ۲۰۰۵ء)

اللہ تعالیٰ کے نور سے خلیفہ دیکھتا ہے اور اُس کے بلائے جانے سے بولتا ہے اور چونکہ اللہ کی نصرت شامل حال ہوتی ہے اور دل میں محبت کا ایک چشمہ لوگوں کے لئے رواں ہوتا ہے۔جس کے پیچھے دعائیں اور تائید ربانی ہوتی ہے اس لئے

حضور انور کی ایک ایک بات دلوں میں اترتی جاتی ہے جیسے ابھی پہلی مرتبہ سنی ہو۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطبات جمعہ وعیدین جلسہ ہائے سالانہ کے خطابات جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی میٹنگوں میں اُن کو ہدایات، واقفین نو اطفال و ناصرات کی کلاسوں میں تربیت، تمام ممالک کے دورے اور ان دوروں میں ہر ممکن شہروں اور جماعتوں میں جانا اور خود جا کر انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں کرنا ان سب کا مقصد تربیت اور مسابقت الی الخیر کی روح پھونکنا ہوتا ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تربیت اور تزکیہ نفس میں صرف افرادِ جماعت احمدیہ دنیا میں بے مثال ہیں۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو غیر معمولی طاقتیں اور صلاحیتیں عطا فرماتا ہے

ایک طرف اللہ تعالیٰ قیام شریعت اور تربیت کا بوجھ اور ذمہ داریاں اپنے پیاروں اور اُن کے خلفاء پر ڈالتا ہے تو دوسری طرف اس بوجھ کو اُٹھانے کے لئے حسب مراتب اُن کو اعلیٰ صلاحیتیں اور طاقتیں بھی عطا فرماتا ہے۔ تاریخ اس کی شاہد ہے اور دور کیوں جائیں ہمارے سامنے ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز ایک چلتی پھرتی مثال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کی عبا پہنائی تو اس کے مطابق آپ کو غیر معمولی صلاحیتیں اور طاقتیں بھی عطا فرمائیں۔ جس کا مشاہدہ ہم رات دن بذریعہ ایم ٹی اے اور حضور کے دوروں کی رپورٹوں میں دیکھتے اور پڑھتے ہیں اور دل خدا تعالیٰ کی حمد سے لبریز ہو جاتے ہیں جس کی تائید و نصرت سے یہ سب کچھ ہوتا ہم دیکھتے ہیں کہ حضور جہاز سے لمبا تھکا دینے والا سفر کرتے ہیں اور ایئر پورٹ پر اترتے ہی جماعتوں سے عہدیداروں سے خیر خیریت پوچھ رہے ہیں ضروری ہدایات دے رہے ہیں حکومتی نمائندوں سے خندہ پیشانی سے مل رہے ہیں صحافیوں کے سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔ اور پھر اگلے سے اگلے پروگراموں پر مسکراتے ہوئے رواں دواں اور نہایت درجہ مصروف ہیں۔ جن لوگوں کو جہازوں کے لمبے سفروں کا تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ سفر کتنے تھکا دینے والے ہوتے ہیں۔ پھر ایک ملک سے دوسرے ملک کے اوقات میں آٹھ آٹھ دس دس گھنٹے کا فرق ہوتا ہے نیند کے اوقات غیر متوازن ہو جانے سے سر چکراتے ہیں لیکن آفرین ہے خلیفۃ المسیح پر کہ ہر پروگرام میں پھر تازہ دم مصروف ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

دوروں کے دوران نہ کچی سڑکیں راستہ روکتی ہیں نہ گرمی کی شدت پریشان کرتی ہے ۲۰۰۴ء میں حضور نے نائیجیریا کا دورہ کیا درمیان میں تپتے ہوئے صحرا بھی آئے جہاں درجہ حرارت ناقابلِ برداشت تھا یوگنڈا دورے کے دوران ۲۳ مئی ۲۰۰۵ء کو کمپالا سے مساکا ۱۳۷ کلومیٹر ہے۔ مساکا میں پہنچتے ہی جماعتی تقریبات میں شرکت، حکومتی مہمانوں سے ملاقات پھر ۱۲ بجے Kyaniale قصبے کے لئے روانگی، فاصلہ اگرچہ ۸ کلومیٹر ہے لیکن سڑکیں کچی اور ناہموار یہاں حسب سابق نہایت

درجہ مصروفیات ایک بجے حضور یہاں سے Kabale کے سفر کے لئے روانہ ہوئے جس کا فاصلہ ۵۵ کلومیٹر ہے راستے میں دوپہر کا کھانا کھایا اور ڈھائی بجے پھر روانگی Kabale تک پہنچنے کے لئے دس کلومیٹر کا راستہ کچا اور گرد آلود ہے یہ سفر مسلسل اس طرح بلند ہوتے ہوئے گرد وغبار میں طے ہوا کہ نہ اگلی گاڑی نظر آتی تھی اور نہ پیچھے آنے والی گاڑی نظر آتی تھی۔ بعض دفعہ رک رک کر چلنا پڑتا تھا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ گاڑی سڑک کے اوپر ہی ہے۔''

(خلاصہ رپورٹ قسط نمبر ۱۰ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب وکیل التبشیر الفضل ۸۔ جون ۲۰۰۵ء)

انتشار روحانیت:

جس طرح انبیاء کی برکتوں کا انتشار روحانیت ہوتا ہے اور آس پاس کے تمام افراد اور چیزیں ان برکتوں کے نیچے آ جاتی ہیں۔ اسی طرح خلفاء کو بھی اللہ انتشار روحانیت اور برکات سے حصہ دیتا ہے۔ جس کا مشاہدہ ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات میں بھی دیکھا آپ کی جن غیر معمولی طاقتوں اور صلاحیتوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اُس کی برکتوں اور سائے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اللہ تعالیٰ اور حضور انور کے ساتھ جانے والے عملے کو بھی حصہ دیا۔ سبحان اللہ

قبولیتِ دعا کا نشان:

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ کو قبولیتِ دعا کا نشان عطا فرماتا ہے جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ جس کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو پھر اُس کی دعاؤں کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے، کیونکہ اگر اُس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اُس کے لئے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔'' (انوار العلوم جلد ۲ صفحہ ۴۷)

خلیفۃ المسیح ایک ایسا بابرکت وجود ہے جو مادر مہربان سے بڑھ کر محبت اور رحم سے معمور ہوتا ہے۔ بچہ ہر دکھ اور تکلیف میں ماں کو پکارتا ہے لیکن ماں اُس کے دکھ درد کو اس طرح دور نہیں کر سکتی جس طرح خدا کا پیارا خلیفہ کرتا ہے۔ افرادِ جماعت اپنی فکریں، پریشانیاں اپنے دکھ حضور کی جھولی میں ڈال دیتے ہیں اور خود بے فکر ہو جاتے ہیں اور پھر خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھ کر ایمان اور یقین میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ہر احمدی کی زندگی قبولیت دعا کے تجربوں سے پُر ہے جہاں انسانی کوششیں تدبیریں اسباب اور ہماری دعائیں سب بیکار ہو جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح کی دعا قبول فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کے وقت میں برکت ڈالتا ہے:

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے مسیح موعودؑ سے وعدہ کرتا اور بشارت دیتا ہے کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ بشارت اور وعدہ اپنے مسیح کے خلفاء کے حق میں بھی پورا کرتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ

اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دوروں کی رپورٹیں پڑھ کر اور MTA پر دوروں کی تفصیلات دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے اور دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے کہ کس طرح وہ اپنے پیارے خلیفہ کے لمحے لمحے کی حفاظت فرماتا اور برکت ڈالتا ہے۔ سبحان اللہ یوگنڈا کے دورے میں صرف ایک دن کی رپورٹ میں سے کچھ درج کی جارہی ہے۔

۲۵ رمئی ۲۰۰۵ء نماز فجر حضور نے بیت الذکر کمپالا میں پڑھائی۔ صبح آٹھ بج کر چالیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور نے دعا کروائی اور باری باری تمام عہدیداران کا تعارف حاصل کیا اور ہر ایک سے اُس کے شعبہ کے بارے میں دریافت فرمایا اور ان کی کارگزاری کا بڑی تفصیل سے جائزہ لے کر سب کو ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں کے بارے میں رہنمائی عطا فرمائی ...... نیشنل عاملہ یوگنڈا کے ساتھ یہ میٹنگ پونے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے ڈپٹی اسپیکر آف پارلیمنٹ حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لائی ہوئی تھیں ان سے مختلف موضوعات پر حضور نے گفتگو فرمائی یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ یوگنڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور نے شعبہ وائز لجنہ اماء اللہ کی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے لئے پروگرام بنانے میں ان کی رہنمائی فرمائی۔ ...... یہ میٹنگ بارہ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے اپنے دفتر میں منسٹر آف فنانس سے ملاقات کی منسٹر صاحب خود ملنے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مختلف امور پر گفتگو رہی ...... یہ ملاقات بارہ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ سوا ایک بجے حضور انور صدر مملکت یوگنڈا سے ملاقات کے لئے سٹیٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ بہت ہی خوشگوار ماحول میں مختلف امور پر گفتگو رہی ...... یہ ملاقات ۳۵ منٹ تک جاری رہی ...... دو بج کر دس منٹ پر حضور رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ چار بجے حضور انور نے احمد یہ بیت الذکر کمپالا میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں نمازوں کی ادائیگی کے بعد سوا چار بجے مربیان کرام یوگنڈا کی حضور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور نے اہم امور کا تفصیلی جائزہ لیا ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ پھر مربیان کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ یہ میٹنگ چھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد معلمین کرام کی حضور کے ساتھ میٹنگ ہوئی حضور نے تفصیلی ہدایات سے نوازا اور ان کی ضروریات کے جائزہ کے لئے اور بعض انتظامی امور کے بارے میں بھی تفصیلی جائزے لئے اور ہدایات فرمائیں اور منظوریاں عطا فرمائیں۔ یہ میٹنگ رات پونے سات بجے ختم ہوئی۔

اس کے بعد فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں ملاقاتوں کا یہ سلسلہ پونے نو بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مشن ہاؤس میں موجود ہر فرد کو شرف مصافحہ بخشا اور خواتین نے شرفِ زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور نے

مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں- جماعت یوگنڈا نے حضور کے اعزاز میں ایک عشائیہ کا اہتمام Sharaton Hotel میں کیا تھا حضور انور سوا نو بجے اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے- تلاوت کے بعد جماعت کے نیشنل سیکرٹری صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا پھر حضور نے دعا کروائی- ڈنر کے بعد منسٹر آف انفارمیشن نے حضور کو یوگنڈا تشریف لانے پر خوش آمدید کہا- پھر ڈپٹی اسپیکر پارلیمنٹ نے اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا اور معزز مہمانوں اور حکومتی نمائندوں کا تعارف کرایا- پھر مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے مہمانوں نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا- رات گئے حضور واپس ہوٹل تشریف لائے- (خلاصہ رپورٹ یوگنڈا قسط نمبر ۱۰ مرتبہ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب الفضل ربوہ ۸؍ جون ۲۰۰۵ء)

اور یہ ایک ملک کی مصروفیات نہیں تمام ممالک اور تمام جماعتوں میں حضور کی مصروفیات نماز فجر سے شروع ہوتی ہیں ناشتے کھانے اور نمازوں کے وقفے کے علاوہ اسی طرح تمام جماعتی اور ذیلی تنظیموں سے میٹنگز کرتے ہیں- ہم میں سے وہ جن کو اپنی تنظیمی میٹنگز کرنے کا تجربہ ہے- یا وہ جو صرف اپنی اپنی باری پر بولتے ہیں وہ میٹنگ کی کارروائی سن سن کر ہی تھک جاتے ہیں- سوچیئے کہ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نہ صرف اُن کی ایک ایک بات سن رہے ہوتے ہیں بلکہ تفصیلی جائزے لیتے ہیں اُن کے چھپے ہوئے گوشوں سے ہر بات نکلوا لیتے ہیں اور پھر رہنمائی کرتے ہیں ہدایات دیتے ہیں اور اس طرح ایک کے بعد دوسری تنظیم کی میٹنگ شروع ہو جاتی ہے- نیشنل مجلس عاملہ، انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماءاللہ، ناصرات الاحمدیہ، مربیان، معلمین، واقفین نو کی کلاس، بچوں کی کلاس، آنے والے تازہ دم ہیں اور حضور سن کر اور بول بول کر خدائی نصرت سے تازہ دم ہیں مسکراتے شاداب چہرے کے ساتھ اور پھر نہ صرف اُسی ملک کی ایک جماعت کی بلکہ آس پاس کے ممالک اور جماعتوں سے بھی میٹنگز کر رہے ہیں- علاوہ ازیں دفتری ڈاک ملاحظہ فرمانا، حکومتی سربراہوں اور معززین سے ملاقاتیں، غرض اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو غیر معمولی طاقتیں اور صلاحیتیں دیتا اور وقت میں برکت ڈالتا ہے کہ حضور پر تھکن کے آثار تک نظر نہیں آتے ہمیشہ مسکراتے تازہ اور شاداب گلاب کی طرح نظر آتے ہیں- تیز تیز قدم اُٹھاتے وقت کو پیچھے چھوڑتے آگے آگے رواں دواں ہیں- ماشاءاللہ

حضور ان ممالک کے سربراہوں کو پیغام حق بھی دیتے ہیں:

حضور جس جس ملک میں بھی جاتے ہیں وہاں کے سربراہوں کو پیغام حق بھی دیتے ہیں- چنانچہ ۳۰ جون ۲۰۰۵ء کو حضور انور نے کینیڈا کے وزیر اعظم سے پون گھنٹے کی ملاقات میں زیادہ تر ہم جنسوں کی آپس میں شادی کے قانون کے خلاف بائبل، قرآن شریف اور تمام مذاہب کی تعلیم کے حوالے سے اس قانون کو نامناسب قرار دیا اور بتایا کہ کس طرح گذشتہ

زمانوں میں اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی سزا نازل ہوئی - پرائم منسٹر نے اپنی مجبوریاں بتائیں - حضور نے فرمایا کہ میں آپ کا نکتہ نظر اچھی طرح سمجھ گیا ہوں لیکن ایک مذہبی لیڈر ہونے کی حیثیت سے میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا...... حضور نے فرمایا ہمیں چونکہ کینیڈا سے محبت ہے اس محبت کی وجہ سے ہم اپنے فکر کا اظہار کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے اس ملک کو کوئی نقصان نہ پہنچے نیز فرمایا اس اختلاف کی وجہ سے مجھے یہ تو حق ہے نا کہ مَیں کینیڈا کے اس فیصلے کے خلاف دعا کرتا رہوں جسے پرائم منسٹر صاحب نے خوب سراہا - (اقتباسات رپورٹ قسط نمبر ۱۴ دورہ کینیڈا، الفضل ربوہ ۱۸ جولائی ۲۰۰۵ء)

اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ کو کس قدر جرأت عطا فرماتا ہے کہ اتنے بڑے ملک کے وزیر اعظم کو اُس کے منظور کئے گئے قانون کے خلاف اُس کے منہ پر اُس کی غلطی بتاتے ہیں اور وہ بجائے برا منانے کے عاجزی سے اپنی صفائی پیش کرتا ہے - یہ کام اللہ کا خلیفہ ہی کر سکتا ہے - حضور جہاں بھی گئے وہاں کے سربراہوں کو پیغام حق دیتے رہے -

پھر غیر ملکی میڈیا اخبارات اور ٹی وی کے نمائندوں کو کھل کر (دین حق) کا پیغام دیا - کینیا میں اخباری نمائندے نے انٹرویو لیتے ہوئے حضور انور سے پوچھا آپ کا پیغام کیا ہے - ''حضور نے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو پیغام جلسے کی تقریر میں دے چکا ہوں - وہی باتیں ساری کینین قوم کے لئے بھی ہیں اور ان کا خلاصہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اس کی بندوں کی بلا امتیاز خدمت کو اپنا شعار بنایا جائے - حضور انور نے فرمایا اس کے لئے ہمارا سلوگن ہے جو تیسرے خلیفہ نے جماعت کو دیا تھا وہ یہ ہے ''Love for All Hatred for none'' نیز فرمایا کہ میرا پیغام یہ ہے کہ "Peace, Peace and love with each other" (رپورٹ دورہ تنزانیہ نمبر ۶ الفضل ۲۸ مئی ۲۰۰۵ء)

جماعت کا جذبہ فدائیت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''اب افریقہ کے دورے میں گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی مختلف ملکوں میں جا کر میں نے احمدیوں کے اخلاص و وفا کے جو نظارے دیکھے ہیں ان کی ایک تفصیل ہے - بعض محسوس کئے جا سکتے ہیں بیان نہیں کئے جا سکتے - تنزانیہ کے ایک دور دراز علاقے میں جہاں سڑکیں اتنی خراب ہیں کہ ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچنے میں چھ سات سو کلومیٹر کا سفر بعض دفعہ آٹھ دس دن میں طے ہوتا ہے - ہم اس علاقہ کے ایک نسبتاً بڑے قصبے میں جہاں چھوٹا سا ائیر پورٹ ہے چھوٹے جہاز کے ذریعے سے گئے تھے وہاں لوگ ارد گرد سے بھی ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان میں جوش قابل دید تھا بہت جگہوں پر وہاں ایم ٹی اے کی سہولت بھی نہیں ہے اس لئے یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ایم ٹی اے دیکھ کر اور تصویریں دیکھ کر یہ تعلق پیدا ہو گیا تھا - یہ جوش بتاتا تھا کہ خلافت سے ان نیک عمل کرنے والوں کو ایک خاص پیار اور تعلق ہے - جن سے مصافحے ہوئے ان کے جذبات کو

بیان کرنا بھی میرے لئے مشکل ہے- ایک مثال دیتا ہوں- مصافحے کے لئے لوگ لائن میں تھے ایک شخص نے ہاتھ بڑھایا اور ساتھ ہی جذبات سے مغلوب ہو کر رونا شروع کر دیا- کیا یہ تعلق، یہ محبت کا اظہار، سلوک یا بادشاہوں کے ساتھ ہوتا ہے یا خدا کی طرف سے دلوں میں پیدا کیا جاتا ہے-

ایک شخص پرانے احمدی جو فالج کی وجہ سے بہت بیمار تھے- ضد کر کے ۴۰-۵۰ کلومیٹر یا میل کا فاصلہ طے کر کے مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور فالج سے ان کے ہاتھ مڑ گئے تھے ان مڑے ہوئے ہاتھوں سے اس مضبوطی سے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا کہ مجھے لگا کہ جس طرح شکنجے میں ہاتھ آ گیا- کیا اتنا تردد کوئی دنیاداری کے لئے کرتا ہے- غرض کہ جذبات کی مختلف کیفیات تھیں- یہی حال کینیا کے دور دراز کے علاقوں کے احمدیوں کا تھا اور یہی جذبات یوگنڈا کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کے تھے- جو رپورٹس شائع ہوں گی ان کو پڑھ لیں خود ہی پتہ چل جائے گا کہ خلافت کے لئے لوگوں میں کس قدر اخلاص ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی نیک عمل اور اخلاص جماعت احمدیہ میں ہمیشہ استحکام اور قیام خلافت کا باعث بنتا چلا جائے گا-'' (خطبہ جمعہ ۲۷ مئی ۲۰۰۵ء الفضل ۵ر جولائی ۲۰۰۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افریقی لوگوں کے خلافت سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

''ضمناً میں یہ بتا دوں کہ گو میں مشرقی افریقہ کے تین ملکوں کا دورہ کر کے آیا ہوں اور وہاں اندرون ملک غریب جماعتوں تک پہنچنے کی کوشش بھی کی ہے لیکن بعض دوسرے ممالک مثلاً ایتھوپیا، صومالیہ، برونڈی کانگو، موزمبیق، زیمبیا، زمبابوے وغیرہ کے لوگ بھی وفود کی شکل میں آئے ہوئے تھے اور ان سے بھی ملاقاتیں ہوئی ہیں- بعض لوگ سفر کی سہولت نہ ہونے اور کچی سڑکیں ہونے کے باوجود دو اڑھائی ہزار کلومیٹر طے کر کے آئے تھے اور غربت کے باوجود اپنے خرچ کر کے آئے تھے ان کی کوئی مدد نہیں کی گئی- دنیاوی لیڈروں اور بادشاہوں کے لئے بھی لوگ جمع ہو جاتے ہیں لیکن بعض جگہ ان کو گھیر کے لایا جاتا ہے پاکستان وغیرہ میں تو اکثر اسی طرح ہوتا ہے، لے کر آ جاتے ہیں اور جانے کے لئے پھر بیچاروں کے پاس پیسے نہیں ہوتے لیکن وہ اپنے ملک کے لوگ ہیں ان کے لئے اکٹھے بھی کر لیتے ہیں- لیکن ایک ایسا شخص جو نہ ان کی قوم کا ہے نہ ان کی زبان اور خلافت سے تعلق رکھنے والے ہیں- تو اسی لئے وہ اس قدر تردد کر کے آئے تھے اور یقیناً ان کو خلافت سے اور حضرت مسیح موعودؑ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کی وجہ سے انہوں نے یہ اتنی تکلیفیں اُٹھائیں-'' (خطبہ جمعہ ۲۷ مئی ۲۰۰۵ء الفضل ربوہ ۵ جولائی ۲۰۰۵ء)

دورہ کینیڈا کے دوران بھی افراد جماعت کے اخلاص و وفا کا یہ حال رہا کہ سینکڑوں اور ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے حضور کی زیارت نمازوں اور جلسوں میں آتے رہے-

''۱۰ جون کو وینکوور میں نماز جمعہ کے لئے لمبے فاصلے طے کر کے کینیڈا کی دوسری جماعتوں کیلگری، ٹورانٹو، آٹوا، سسکاٹون

اور امریکہ کی جماعتوں، سیاٹل، پورٹ لینڈ، سان فرانسسکو، لاس اینجلس، مشی گن، میامی، واشنگٹن، ورجینا اور میری لینڈ سے مختلف خاندان ہزارہا میل کا سفر طے کر کے پہنچے۔'' (رپورٹ دورہ کینیڈا نمبر ۳ الفضل ۱۶/جون ۲۰۰۵ء)

۱۵ جون کو نماز جمعہ حضور نے کیلگری میں پڑھائی جہاں لمبے فاصلے طے کر کے کینیڈا کی بعض دوسری جماعتوں نے بھی شرکت کی اور امریکہ کی چودہ جماعتوں نے ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے جمعہ میں شرکت کی جن میں سے بعض فیملیز ساڑھے تین ہزار میل سے زائد کا فاصلہ طے کر کے آئیں۔ (رپورٹ دورہ کینیڈا نمبر ۷ الفضل ربوہ یکم جولائی ۲۰۰۵ء)

امریکہ کی تمام ۵۲ اسٹیٹس سے جن میں ہماری ۶۰ جماعتیں ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ۶۰ جماعتوں میں احباب وخواتین، حضورانور سے ملاقات کے لئے اور جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کے لئے دو ہزار سات سو سے زائد افراد تشریف لائے۔ (رپورٹ الفضل ۹ جولائی ۲۰۰۵ء)

☆قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اپنے پیارے خلیفۃ المسیح کے ساتھ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ بارش کو بھی روک دیتا ہے۔ دورہ (کینیڈا) کیلگری میں ۱۷ جون دوپہر کے بعد سے شدید موسلا دھار بارش تھی جس کی وجہ سے یخ بستہ اور تیز ہوائیں چلتی رہیں اور غیر متوقع طور پر موسم کی شدت میں مزید اضافہ ہوا اور ایک طوفانی موسم کی کیفیت رہی لیکن اس کے باوجود اللہ کے فضل سے تمام پروگرام اپنے وقت پر بخیر وخوبی انجام پائے۔ ملاقاتوں کے لئے آنے والی فیملیز مختلف جگہوں پر گاڑیاں پارک کر کے بارش میں بھیگتی ہوئی پہنچیں اور پھر مارکی میں اس شدید سردی میں اپنی باری کی منتظر رہیں اور اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت اور اپنی خوش نصیبی پر بے حد خوش تھیں اور ان کی یہ خوشی اور خوش بختی موسم کی شدت پر غالب تھی۔ (رپورٹ نمبر ۷ دورہ کینیڈا الفضل ربوہ یکم جولائی ۲۰۰۵ء)

۱۸ جون کو کیلگری میں بیت الذکر کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے ایک دن پہلے (یعنی ۱۷ جون کو) امیر صاحب کینیڈا نے حضور انور کی خدمت میں محکمہ موسمیات کی بارش کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی جس پر حضور انور نے فرمایا ''یہ موسم بھی خدا کا ہے اور جس گھر کی تعمیر کے لئے ہم جارہے ہیں وہ بھی خدا کا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی انتظام فرمائے گا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا بابرکت انتظام فرمایا کہ اُس کی رحمت کی بارش کے سایہ تلے جو پھوار کی صورت میں برس رہی تھی تمام احباب اور مہمان کثرت سے آئے اور ساری تقریب نہایت عمدہ رنگ میں انجام پائی ہر احمدی کا دل خدا تعالیٰ کے اس سلوک پر حمد باری تعالیٰ سے رطب اللسان تھا۔ ساڑھے بارہ بجے کے قریب جونہی اس تقریب سے فارغ ہو کر حضور انور یہاں سے روانہ ہوئے تو شدید موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جو پھر سہ پہر تک جاری رہی یوں لگتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے حکماً اس کو برسنے سے روکا ہوا ہے۔ اس روز شدید موسلا دھار بارش کی پیشگوئی تو صبح ہی سے تھی بلکہ ایک دن پہلے سے یہ سلسلہ جاری تھا۔'' (الفضل یکم جولائی ۲۰۰۵ء)

اللہ تعالیٰ خلیفہ کے دل کو لوگوں کی محبت سے بھر دیتا ہے

اللہ تعالیٰ خلیفہ کے دل کو افرادِ جماعت کی خیر خواہی، ہمدردی، دعاؤں اور محبت سے بھر دیتا ہے تمام ممالک کے دوروں میں حضور انور جماعت کی اکثریت سے ملنے کے لئے خود دور دور کے صوبوں، شہروں اور قصبوں میں تشریف لے جاتے رہے۔ محبت سے مرد حضرات اور بچوں سے حضور مصافحہ فرماتے رہے۔ بچوں کی کلاسوں میں چاکلیٹ اور ٹافیوں کے علاوہ لڑکوں کو ٹوپیاں پہناتے رہے۔ قلمیں عنایت کرتے رہے جبکہ لڑکیوں کو سکارف بھی عطا کرتے رہے بلکہ استقبال کے لئے اور ملاقات کے لئے آنے والے بچوں کو بھی یہ تحفے دیتے رہے۔ ساری زندگی بچوں کو حضور کی یہ محبت یاد رہے گی۔

خلافت کی نعمت ایک احسان خداوندی

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل واحسان ہے کہ اُس نے ہمیں احمدیت کی نعمت غیر مترقبہ سے نوازا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق دی اور خلافت کی نعمت اور برکت عطا فرمائی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بادیہ نشینوں کے متعلق فرماتا ہے۔ ''وہ تجھ پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگئے ہیں۔ تو کہہ دے مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتایا کرو بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان کرتا ہے کہ اُس نے تمہیں ایمان کی طرف ہدایت دی اگر تم سچے ہو۔ (تو اس کا اعتراف کرو)

(سورہ الحجرات آیت ۱۸)

اگر خدانخواستہ ہم احمدی نہ ہوتے تو دین حق کے احکام سے بے بہرہ ہوتے نہ خدا تعالیٰ کا صحیح تصور ہوتا نہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور فضیلت کا ادراک ہوتا اور نہ قرآنی تعلیمات سے واقفیت ہوتی۔ پیروں، فقیروں اور مزاروں کے چکر لگاتے نہ خلافت کی برکتیں ملتیں نہ کوئی رہنمائی کرنے والا ہوتا نہ دعاؤں کی چھت ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے خلاف کے ذریعے ایک مرکزیت عطا فرمائی۔ تمام دنیا میں رہنے والے احمدی ایک پورے خاندان کی طرح ہیں ایک سوچ ایک انداز، باہمی اخوت ومحبت۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس نعمت کے ہمیشہ جاری رہنے کے لئے دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کرے یہ نعمت تاقیامت رہے خدا تعالیٰ اپنے فضل کا ہاتھ کبھی جماعت پر سے نہ اُٹھائے یہ جماعت ہمیشہ شکر گزاروں اور دعائیں کرنے والوں کی جماعت بنی رہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار اور رحمت کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے آمین۔'' (خطبہ جمعہ ۲۵/اپریل ۲۰۰۳ء) اللہ کرے ہم ہمیشہ حضور کی ہر آواز پر لبیک یا سیدی کہتے رہیں اور خلافت کے دامن سے ہم ہماری اولادیں اور نسلیں چمٹی رہیں۔ آمین ثم آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تہجد کے لئے اُٹھنے کے تیرہ طریق

سیدنا حضرت مصلح موعود نے ۱۹۱۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ذکر الٰہی کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے تہجد کے لئے اٹھنے کے تیرہ طریق بیان فرمائے۔ یہ حضور کے الفاظ میں مگر خلاصۃً پیش کئے جا رہے ہیں۔

''میرے نزدیک وہ طریق جن سے رات کو اٹھنے سے مدد مل سکتی ہے تیرہ ہیں۔ اگر کوئی شخص ان پر عمل کرے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ضرور کامیابی ہوگی۔ شروع میں تو ہر کام میں مشکلات ہوتی ہیں مگر آخر کار ضرور ان کے ذریعہ کامیابی ہوگی۔ یہ سب باتیں جو میں بیان کروں گا وہ قرآن اور حدیث سے ہی اخذ کی ہوئی بیان کروں گا نہ کہ اپنی طرف سے۔ مگر یہ خدا تعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل ہے کہ یہ باتیں مجھ پر ہی کھولی گئی ہیں۔ اور اوروں سے پوشیدہ رہی ہیں۔ اگر وقت تنگ نہ ہوتا۔ تو میں قرآن کریم کی وہ آیات اور حدیثیں بھی بیان کر دیتا جن سے میں نے اخذ کی ہیں مگر اب صرف نتائج ہی بیان کروں گا۔

(۱) پہلا طریق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیچر میں قاعدہ رکھا ہے کہ جس وقت میں کوئی چیز پیدا ہوئی ہو وہی وقت جب دوسری دفعہ آئے تو اس چیز میں پھر جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی مثالیں کثرت سے مل سکتی ہیں۔ مثلاً انسان کو جو بیماری بچپن میں ہوئی ہو وہی بیماری بڑھاپے میں جبکہ بچپن کی سی حالت ہو جاتی ہے عود کر آتی ہے۔ یہی بات درختوں اور پرندوں میں پائی جاتی ہے۔ اس قاعدہ سے رات کو اٹھنے میں اس طرح مدد مل سکتی ہے کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر کر لے۔ اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ جتنا عرصہ وہ ذکر کرے گا صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کرنے کے لئے کُھل جائے گی۔

(۲) دوسرا طریق یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ لینے کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کلام کرنے سے روکا ہے۔ گو یہ بھی ثابت ہے کہ بعض دفعہ آپؐ کلام کرتے رہے ہیں۔ مگر عام طور پر آپؐ نے منع فرمایا ہے۔

(۳) تیسرا طریق یہ ہے کہ جب کوئی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سونے لگے تو خواہ اس کا وضو ہی ہے۔ تو بھی تازہ وضو کر کے چارپائی پر لیٹے۔ اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے۔

(۴) چوتھا طریق یہ ہے کہ جب سونے لگے تو کوئی ذکر کر کے سوئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رات کو ذکر کرنے کے لئے پھر اس کی آنکھ کھل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سونے سے پہلے یہ ذکر کیا کرتے تھے۔

(۵) پانچواں طریق یہ ہے کہ سونے کے وقت کامل ارادہ کر لیا جائے کہ تہجد کے لئے ضرور اٹھوں گا۔ انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت رکھی ہے کہ جب وہ زور سے اپنے نفس کو کوئی حکم کرتا ہے تو وہ تسلیم کر لیتا ہے۔

(۶) چھٹا طریق ایسا ہے کہ جس کے کرنے کی میں صرف ایسے ہی شخص کو اجازت دیتا ہوں جو یہ دیکھتا ہو کہ میرا ایمان خوب مضبوط ہے اور وہ یہ کہ وتروں کو عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھے بلکہ تہجد کے وقت پڑھنے کے لئے رہنے دے۔ عام طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ انسان فرض کو خاص طور پر ادا کرتا ہے مگر نفل میں سستی کر جاتا ہے۔ پس جب نفلوں کے ساتھ واجب مل جائے گا تو اس کی روح کبھی آرام نہ کرے گی جب تک کہ اس کو ادا نہ کرے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفس سستی نہیں کرے گا۔

(۷) ساتواں طریق بھی انہیں لوگوں کے لئے ہے جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنے شروع کر دیں اور اتنی دیر تک پڑھیں کہ نماز ہی نیند آ جائے اور اتنی نیند آئے کہ برداشت نہ کی جاسکے اس وقت سوئے۔ باوجود اس کے کہ اس میں زیادہ وقت لگے گا مگر سویرے نیند کھل جائے گی
یہ روحانی ورزش ہوتی ہے۔

(۸) آٹھواں طریق وہ ہے جس کا ہمارے صوفیاء میں رواج تھا میں نے اس کی ضرورت محسوس نہیں کی مگر ہے مفید۔ اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں میں زیادہ نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان میں نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

(۹) نواں طریق یہ ہے کہ سونے سے کئی گھنٹے پہلے کھانا کھالیا جائے۔ یعنی مغرب سے پہلے یا مغرب کی نماز کے بعد فوراً۔ بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی روح چست ہوتی ہے مگر جسم ست کر دیتا ہے۔ جسم ایک طوق ہے جو روح کو چمٹا ہوا ہے جب یہ طوق بھاری ہو جائے تو پھر روح کو دبا لیتا ہے۔ اس لئے سونے کے وقت معدہ پُر نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اس کا اثر قلب پر بہت پڑتا ہے اور انسان کو ست کر دیتا ہے۔

(۱۰) دسواں طریق یہ ہے کہ جب انسان رات کو سوئے تو ایسی حالت میں نہ ہو کہ جنبی ہو یا اسے کوئی غلاظت لگی ہو۔ بات یہ ہے کہ طہارت سے ملائکہ کا بہت بڑا تعلق ہوتا ہے اور وہ گندے انسان کے پاس نہیں آتے۔ بلکہ دور ہٹ جاتے ہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب ایک بودار چیز کھانے کے لئے لائی گئی تو آپؐ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ تم کھالو میں نہیں کھاتا۔ صحابہؓ نے کہا ہم بھی نہیں کھاتے۔ آپؐ نے فرمایا تم کھالو میرے ساتھ تو فرشتے باتیں کرتے ہیں اس لئے میں نہیں کھاتا۔ کیونکہ انہیں ایسی چیزوں سے نفرت ہے۔

(۱۱) گیارھواں طریق یہ ہے کہ بستر پاک وصاف ہو۔ بہت لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ بستر کی پاکیزگی روحانیت سے خاص تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱۲) بارھواں طریق یہ کہ میاں و بیوی ایک بستر میں نہ سوئیں۔

(۱۳) تیرھواں طریق ایسا اعلیٰ ہے کہ جو نہ صرف تہجد کے لئے اٹھنے میں بہت بڑا ممد اور معاون ہے بلکہ اس پر عمل کرنے سے انسان بدیوں اور برائیوں سے بھی بچ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ سونے سے پہلے دیکھنا چاہے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا بغض تو نہیں ہے اگر ہو تو اس کو دل سے نکال دینا چاہیئے۔ (انوار العلوم (ذکر الٰہی جلد ۳ صفحہ ۵۱۱ تا ۵۱۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی قربانیاں

مکرم ومحترم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

حضرت حافظ حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول برصغیر پاک وہند کے جید عالم تھے۔آپ ۱۸۴۱ء میں بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم اپنے بھائی سے حاصل کی اور پھر لاہور رام پور لکھنو اور مکہ مدینہ کے علماء سے فیض حاصل کیا۔ براہین احمدیہ کی اشاعت کے بعد آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعارف ہوا اور آپ قادیان تشریف لائے اور ایک نظر میں مہدی ومسیح دوراں کی نگاہ کا دیوانہ ہوکر رہ گئے۔حضرت اقدسؑ سے آپ کو ایک عاشقانہ تعلق تھا۔اور آپ جب اپنے عشق وجذب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر ''میرے مرزا'' کے الفاظ میں کرتے تھے۔تو دیکھنے والے آپ کے چہرہ کو دیکھ کر کہہ اُٹھتے تھے۔یہ شخص جھوٹا نہیں ہوسکتا۔حضرت اقدس علیہ السلام اس عاشق صادق کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''جب سے مَیں خدا تعالےٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حی وقیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں۔ دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں۔اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے۔اور مَیں رات دن خدا تعالےٰ کے حضور چلّاتا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون مددگار ہے۔ مَیں تنہا اور ذلیل ہوں پس جبکہ دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور آسمان کی فضا میری دعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارہ میں میرے دوست ہیں اس کے نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔''

(ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۸۱)

حضرت مسیح موعودؑ حضرت حکیم مولانا نورالدّین کی مالی قربانیوں کے متعلق اپنی کتاب فتح میں فرماتے ہیں۔

''سب سے پہلے مَیں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کیلئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نورالدین ہے۔مَیں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ [دین حق] کے لئے وہ کر رہے ہیں۔ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا

ہوسکتیں۔ان کے دل میں جو تائید دین کے لیے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔وہ اپنے تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جوان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ اور رسول کی اطاعت کے لیے مستعد کھڑے ہیں۔اور مَیں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔اور اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے۔ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نورالدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں۔

مولنٰا۔مرشدنا۔امامنا السّلام علیکم ورحمتہ وبرکاتہٗ۔عالیجناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر ہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدّد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں اگر اجازت ہو تو مَیں نوکری سے استعفا دے دوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔مَیں آپکی راہ میں قربان ہوں۔میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔حضرت پیرومرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ انکی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں۔

حضرت پیرومرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے۔کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو قیمت میں وصولی ہو وہ روپیہ آپکی ضروریات میں خرچ ہو۔مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔دعا فرمائیں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غم خواری اور جانثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے انکی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اور محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی فدا کر دیں ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے انکی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے۔اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں

لگے ہوئے ہیں۔لیکن یہ نہایت درجہ کی بے رحمی ہے کہ ایسے جان نثار پر وہ سارے فوق الطاقت بوجھ ڈال دیئے جائیں جن کو اٹھانا ایک گروہ کا کام ہے۔

بے شک مولوی صاحب اس خدمت کو بہم پہنچانے کے لیے تمام جائیداد سے دست بردار ہو جانا اور ایوبؑ نبی کی طرح یہ کہنا ''مَیں اکیلا آیا اور اکیلا جاؤں گا'' قبول کر لیں گے''۔ (فتح روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۳۵-۳۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی کی مزید مالی قربانیوں کے بارے میں اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں۔

''حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی ۔مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ فتح میں لکھ آیا ہوں ۔لیکن ان کی تازہ ہمدردیوں نے پھر مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقعہ دیا۔ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے مَیں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔مَیں نے انکو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا۔اگر چہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر ایک پہلو سے [دین حق] اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اوّل درجہ کے ہیں مولوی صاحب موصوف اگر چہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ قرار در کفِ آزادگان نگیرد مال۔لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا۔اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا اور ان کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 520)

پھر حضرت مسیح موعود اپنی کتاب آسمانی فیصلہ میں حضرت حکیم مولانا نورالدین کے خط کے چند فقرے لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔فقرات یہ ہیں:۔

''عالیجناب مرزا جی مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو۔اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے طیار ہوں۔اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی کی ضرورت ہے تو یہ نابکار (مگر محبّ انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے'' تم کلامہ۔جزاہ اللہ حضرت مولوی صاحب جو انکسار اور ادب اور ایثار مال و عزت اور جان فشانی میں فانی ہیں وہ خود نہیں بولتے۔بلکہ انکی روح بول رہی ہے۔درحقیقت ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہم اس کو واپس کر دینے کے لیے تیار ہو جائیں۔ہماری

جان اسکی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے کہ **تؤدوا الامانات الیٰ اھلھا**"

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کے ایک اور خط کا خلاصہ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

خلاصہ خط اخویم حضرت حکیم مولانا نورالدین سلمہ اللہ تعالیٰ معالج ریاست جموں

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم مع التسلیم امابعد ایک خاکسار بالکل نابکار اور خاکساری کے ساتھ نہایت ہی شرمسار بحضور حضرت مسیح الزمان عرض پرداز- اس خادم با اخلاص اور دلی مرید کا جو کچھ ہے بتمامہ آپ ہی کا ہے- زن وفرزند روپیہ- آبرو و جان میری یہی سعادت ہے کہ تمام خرچ میرا ہو- اور کہتے ہیں کہ میرے مطبع پنجاب پریس سیالکوٹ میں حضور رسالہ کو طبع فرماویں تو چہارم حصہ قیمت کا منافع رہے گا- مولوی حکیم نورالدین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور للہ شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی [دین حق] میں عجیب شان رکھتے ہیں- کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں لوٹا دینا اور اپنے لیے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی صحبت کا اثر ہے مولوی صاحب موصوف اب تک تین ہزار روپیہ کے قریب للہ اس عاجز کو دے چکے ہیں اور جس قدر ان کے مال سے مجھ کو مدد پہنچی ہے اس کی نظیر اب تک میرے پاس نہیں ہے اگرچہ یہ طریق دنیا اور معاشرت کے اصولوں کے مخالف ہے مگر جو شخص خدائے تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لا کر اور دین [حق] کو ایک سچا اور منجانب اللہ دین سمجھ کر اور بااین ہمہ اپنے زمانہ کے امام کو بھی شناخت کر کے اللہ جل شانہ اور رسول اللہ صلعم اور قرآن کریم کی محبت اور عشق میں فانی ہو کر محض اعلاء کلمہ [دین حق] کے لیے اپنے مال حلال اور طیب کو اس راہ میں فدا کرتا ہے اس کا جو عنداللہ قدر ہے وہ ظاہر ہے اللہ جلشانہ، فرماتا ہے کہ

لَن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا ممّا تحبّون

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز شب کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

خدا تعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس امّت میں زیادہ سے زیادہ کرے آمین ثم آمین

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز اُمّت نور دیں بودے

ہمیں بودے اگر ہر دل پُراز نور یقیں بودے

(کتاب نشان آسمانی روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۴۶ تا ۴۷)

دین کی نصرت کی راہوں میں سب سے سابق

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب (آئینہ کمالات) کے عربی حصے میں فرماتے ہیں:-

''اور مَیں نے دین کی راہوں میں اس کو سابقین میں سے پایا اور مجھے کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر کہ اسکے مال نے جو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دیا اور کئی سال سے دیتا ہے وہ علم وفضل اور نیکی وسخاوت میں اپنے ہم چشموں پر فوقیت لے گیا ہے اور باوجود اسکے اس کا علم کوہ رضویٰ سے زیادہ مضبوط ہے- اس نے اپنا تمام چیدہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا ہے اور اپنی تمام خوشی خدا تعالیٰ کے کلام میں رکھی ہے- مَیں نے دیکھا کہ سخاوت اس کی عبادت ہے اور علم اس کی غذا ہے اور حلم اس کی سیرت ہے اور توکل اسکی قوت اور مَیں نے اس کی مانند جہان میں کوئی عالم نہیں دیکھا ہے اور منعمین میں ہو کر اسکی مانند مخلوق میں فقیر نہیں اور نہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کی مانند کوئی خرچ کرنے والا دیکھا''

(روحانی خزائن جلد نمبر ۵ کتاب آئینہ کمالات صفحہ ۵۸۲ تا ۵۸۳ ترجمہ از مرقاۃ الیقین صفحہ ۳۲)

''اور مَیں نے اپنے فکر کے گھوڑے کو اس کے کمال کی طرف چلایا تو مَیں نے اس کو اسکے علوم اور اعمال اور نیکی اور صدقات میں یکتائے زمانہ پایا- وہ نہایت ذکی الذہن، حدید الفواد فصیح اللسان، نخبۃ الابرار اور زبدۃ الاخیار ہے- اس کو سخاوت اور مال عطا کیا گیا ہے امیدیں اس کے ساتھ وابستہ کی گئیں ہیں پس وہ خدام دین کا سردار ہے اور مَیں اس پر رشک کرنے والوں میں سے ہوں-''

(آئینہ کمالات روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۸۵ ترجمہ از مرقاۃ الیقین صفحہ ۳۹)

(ترجمہ) ''جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ بلا توقف پورا کرتا ہے اور جب کسی کام کی طرف مدعو کیا جاتا ہے تو وہ سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے ہوتا ہے اس کا دل سلیم ہے اور خلق عظیم اور کرم کی طرح ہے''

(روحانی خزائن جلد نمبر ۵ کتاب آئینہ کمالات ۵۸۶ ترجمہ از مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۰)

کتابوں کی تالیف میں اعانت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ''برکات الدعا'' میں فرماتے ہیں:-

ایسی تالیفات کے لیے جو لاکھوں آدمیوں میں پھیلانی چاہیے بہت سے سرمایہ کی حاجت ہے اور اب صورت یہ ہے کہ اوّل تو ان بڑے بڑے مقاصد کے لیے بھی سرمایہ کا بندوبست نہیں اور اگر بعض پر جوش مردان دین [حضور حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ پر جوش مردان دین سے مراد اس جگہ اخویم حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی ہیں جنہوں نے گویا اپنا تمام مال اسی راہ میں لٹا دیا ہے-] کی ہمت اور اعانت سے کوئی کتاب تالیف ہو کر شائع ہو تو بباعث کم توجہی اور غفلت زمانہ کے وہ کتاب بجز چند نسخوں کے زیادہ فروخت نہیں ہوتے اور اکثر نسخے اس کے یا تو سالہا سال صندوقوں میں بند رہتے ہیں یا للہ مفت تقسیم کئے جاتے ہیں-

(کتاب برکات الدعاء روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۴ تا ۳۵)

مہمانوں کی مالی اعانت اور کتب کے اخراجات میں امداد

التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء کے اشتہار میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

ایک برس سے یہ حالت ہو رہی ہے کہ کبھی تیس تیس چالیس چالیس اور کبھی سو تک مہمانوں کی موجودہ میزان کی ہر روز نوبت پہنچ جاتی ہے جن میں اکثر ایسے غرباء فقراء دور دراز ملکوں کے ہوتے ہیں جو جاتے وقت ان کو زادراہ دیکر رخصت کرنا پڑتا ہے برابر سلسلہ ہر روز لگا ہوا ہے اور اسکے اہتمام میں مکرمی مولوی حکیم نور الدین صاحب بدل و جان کوشش کر رہے ہیں اکثر دور کے مسافروں کو اپنے پاس سے زادراہ دیتے ہیں چنانچہ بعض کو قریب تیس تیس یا چالیس چالیس روپیہ کے دینے کا اتفاق ہوا ہے اور دو دو چار چار تو معمول ہے اور نہ صرف یہی اخراجات بلکہ مہمانداری کے اخراجات کے متعلق قریب تین چار سو روپیہ کے انہوں نے اپنی ذاتی جوانمردی اور کریم النفسی سے علاوہ امدادت سابقہ کے ان ایام میں دیئے ہیں اور نیز طبع کتب کے اکثر اخراجات انہوں نے اپنے ذمہ کر لیے کیونکہ کتابوں کے طبع کا سلسلہ بھی برابر جاری ہے گو بوجہ ایسے لابدی مصارف اپنے مطبع کا اب تک انتظام نہیں ہو سکا لیکن مولوی صاحب موصوف ان خدمات میں بدل و جان مصروف ہیں-

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۱۰۳)

[باقی آئندہ شمارہ میں]

ہدایات برائے موصیان وورثاء

☆ موصی/موصیہ کی وفات کی صورت میں فوراً مرکز اطلاع دی جائے۔موصی/موصیہ کا نام ولدیت/زوجیت اور وصیت نمبر سے ضرور مطلع فرمایا کریں۔موصی کی وفات کتنے بجے ہوئی اور وفات کا سبب کیا تھا؟

☆ ربوہ کب پہنچیں گے اور کتنے احباب وخواتین ہمراہ ہوں گے؟

☆ اگر فیکس کی سہولت موجود ہو تو محترم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ آمد کا حساب اور جائیداد کی تفصیل اور حصہ جائیداد کی ادائیگی سے متعلق رپورٹ فیکس کر دی جائے گا کہ جنازہ پہنچنے سے قبل دفتری کارروائی مکمل ہو۔ فیکس نمبر 047-6213398 ہے۔

☆ اگر ورثا میں سے ایک فرد جنازہ سے پہلے دفتر وصیت پہنچ جائے تو جنازہ پہنچنے سے قبل تدفین کی اجازت حاصل کر لی جائے۔

☆ دفتر کے فون نمبر حسب ذیل ہیں: موبائیل نمبر 0300-8103782، دفتر وصیت 047-6212969 مقبرہ بہشتی 047-6212976 دارالضیافت 047-6213938/047-6212479، فیکس نمبر 047-6212398

☆ حادثاتی وفات یا پولیس کیس کی صورت میں تدفین امانتاً ہوگی۔

☆ اگر کوئی موصی جس کی وصیت ابھی منظوری کے مراحل میں ہے تو دفتر کے رابطہ کرنے کے بعد ہی اسکی میت کو ربوہ لایا جائے۔

تابوت کا سائز: چوڑائی 1.5 فٹ اونچائی 1.25 فٹ اور لمبائی 6.5 فٹ مقرر ہے۔دور دراز سے آنے والی میت کا ڈر ہوتا ہے کہ موسم کی شدت کی وجہ سے خراب نہ ہو جائے ایسی صورت میں آمد اور جائیداد اور مزید ترکہ کی رپورٹ ضرور فیکس کر دی جائے تاکہ میت کے پہنچتے ہی تدفین کروائی جاسکے۔بعض لواحقین موصیان کی عمر کے بارہ میں اصرار کرتے ہیں کہ ہمارے علم مطابق اتنی عمر ہے۔دفتر وصیت فارم کے مطابق عمر نوٹ کرتا ہے اگر عمر میں غیر معمولی کمی وبیشی ہو تو برتھ سرٹیفکیٹ یا شناختی کارڈ کی کاپی دفتر کو فراہم کی جانی لازمی ہے ورنہ عمر تبدیل نہیں ہوتی۔بعض احباب موصی/موصیہ کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ طلب کرتے ہیں۔ڈیتھ سرٹیفکیٹ تو ہسپتال یا ٹاؤن کمیٹی سے بنتا ہے دفتر صرف تصدیق دیتا ہے لیکن اس کے لئے بھی ضروری ہے کہ موصی کے ورثاء کی درخواست ہو جو صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آئے۔امانتاً تدفین کے وقت کوشش کی جائے کہ تابوت لکڑی کا ہو (چپ بورڈ وغیرہ کا نہ ہو) تاکہ چھ ماہ بعد حب تابوت نکالا جائے تو بہتر حالت میں ہو اگر مجبوراً چپ بورڈ کا ہو تو تابوت کو پلاسٹک شیٹ میں لپیٹ لیں۔اللہ تعالیٰ آپ کا مددگار ہو۔ (مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اخبارِ مجالس

☆ **مجلس انصاراللہ ضلع حیدرآباد کے زیرِ انتظام گوندل فارم پر پکنک:** مجلس انصاراللہ ضلع حیدرآباد کے اراکین نے دوسرے انصار دوستوں کے ساتھ مل کر ۱۴راگست کو گوندل فارم میں پکنک منانے کا پروگرام طے کیا- حیدرآباد کی تمام مجالس کے علاوہ کوٹری اور گوندل فارم سے بھی انصار نے شرکت فرمائی اور کل ۳۱ انصار شامل ہوئے- گوندل فارم حیدرآباد سے قریباً ۲۰ تا ۲۵ میل کی دوری پر واقع اور برلب نہر ہے-

صبح ۹ بجے تمام انصار حیدرآباد بیت الظفر میں جمع ہوگئے- اور سوزوکی پک اپ اور موٹر سائیکلوں سے سفر اختیار کرنے کا پروگرام تھا- بعد دعا سفر کا آغاز کیا گیا اور گیارہ بجے کے قریب گوندل فارم بخیریت پہنچ گئے- گوندل فارم کے احباب نے نہر کے کنارے درختوں کے نیچے جگہ صاف کر کے دریاں اور چارپائیوں کا انتظام کر دیا اور ہر سہولت مہیا کی اللہ تعالیٰ انہیں جزاء عطاء کرے- آمین-

ساڑھے گیارہ سے ساڑھے تین بجے تک پکنک کے ساتھ دوسرے پروگرام بھی ہوتے رہے- جماعتی، ملکی حالات و واقعات پر تبادلہ خیالات اور ایمان افروز واقعہ کا ذکر چلتا رہا- چونکہ چودہ اگست کا دن تھا لہٰذا اس دن کی مناسبت سے بھی ایک تقریر کی گئی- مقامی جماعت کی طرف سے تمام مہمانوں کی چائے اور بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی گئی اور پھر نہر میں نہانے اور تیرنے کا لطف اٹھایا گیا-

ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں اس دوران مکرم شیخ بشیر احمد صاحب حیدرآباد سے کھانا اور پھل لے کر پہنچ گئے- تمام دوستوں نے مل کر کھانا کھایا جو کہ بہت عمدہ پکا ہوا تھا- اور تیرنے اور نہانے کی وجہ سے بھوک بھی خوب لگی ہوئی تھی- بہرحال تمام دوستوں نے خوب انجوائے کیا- اس کے بعد فی البدیہہ تقاریر کا سلسلہ جاری ہوا- ایک تقریر پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات دوسری تقریر زندگی میں کامیابی کے گر پر ہوئی- مکرم مبارک احمد سندھو صاحب نے جو کہ حلقہ دارالبرکات کے صدر اور زعیم انصاراللہ بھی ہیں، نے دعوت الی اللہ پر تقریر کی- آخر میں مکرم منصور احمد صاحب جو کہ امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور ضلع ہیں تقریر کی اور تمام دوستوں کو قیمتی نصائح سے نوازا- چار بجے تمام دوستوں نے واپسی کی تیاری شروع کی اور دعا کے بعد واپسی کا سفر شروع کیا گیا- اس پکنک میں آٹھ خدام نے بھی شرکت کی-

(مرسلہ: افتخار احمد خان ناظم ضلع حیدرآباد)

☆ **تربیتی کلاس حلقہ دارالبرکات ضلع حیدرآباد:** مورخہ ۲۸ راگست ۲۰۰۵ء کو ایک تربیتی کلاس برائے نومبائعین حلقہ دارالبرکات حیدرآباد میں رکھا گیا۔ چار پانچ کلومیٹر کی دوری سے ۲۳ نومبائعین جن میں مرد بچے اور لجنہ شامل تھیں کو سوزوکی پک اپ سے لایا گیا۔ پروگرام ساڑھے دس بجے سے ڈیڑھ بجے تک ہوا۔ سابقہ صدر لجنہ ضلع حیدرآباد نے خواتین نومبائعین اور بچوں کو ایڈریس کیا۔ آپ نے اپنے احمدی ہونے کا ذکر بھی کیا کہ کس طرح ان کے خاندان میں احمدیت داخل ہوئی۔ اور پھر کیا کیا تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد مردوں میں نومبائعین سے ہی تلاوت نظم اور تقاریر کروائی گئی۔ نومبائعین بچوں میں خاکسار نے انعامات بھی تقسیم کئے۔ اور دعا کے بعد یہ پروگرام ڈیڑھ بجے اختتام پذیر ہوا۔ کل ۲۳ نومبائعین شامل ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے۔ مرد ۷، لجنہ ۷، ناصرات ۱، بچگان ۸

(مرسلہ: افتخار احمد خان ناظم انصاراللہ ضلع حیدرآباد)

☆ **مجلس انصاراللہ مغل پورہ لاہور کی عاملہ کی پکنک:** مورخہ ۱۶ رستمبر کی عاملہ انصاراللہ میٹنگ میں یہ طے پایا کہ ممبرانِ عاملہ کو پکنک ہیڈ مرالہ لے جایا جائے لیکن اس میں یہ اضافہ کیا گیا کہ پکنک سے پہلے سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کے مقدس مقامات کی زیارت کی جائے۔ اس طرح یہ پروگرام مورخہ ۲ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو کیا گیا۔ حاضری ۲۲/۲۱۔

مورخہ ۲ اکتوبر صبح ۷ بجے مغلپورہ سے کوسٹر کے ذریعے دعا کے ساتھ روانگی ہوئی دعا مکرم نصیر احمد قریشی صاحب مربی سلسلہ نے کرائی۔ ۲۱ اراکین کا یہ قافلہ دعاؤں کے ساتھ صبح گیارہ بجے سیالکوٹ پہنچا تو مکرم ناظم صاحب انصاراللہ ضلع سیالکوٹ و نائب ناظم صاحب عمومی ضلع نے استقبال کیا مشروب سے تواضع ہوئی بعدازاں مکرم سعید صاحب نائب ناظم عمومی ضلع کی راہنمائی میں مختلف مقامات کی زیارتیں کیں۔ مکرم سعید صاحب نے تفصیل کے ساتھ دوستوں کو تاریخی واقعات سے روشناس کرایا۔ انتظامیہ سیالکوٹ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد پکنک کی طرف روانہ ہوئے۔

ہیڈ مرالہ دوپہر ایک بج کر تیس منٹ پر قافلہ پہنچا۔ ایک پارک میں بیٹھ کر کھانا کھایا گیا۔ بعدازاں باجماعت نماز ظہر و عصر پڑھیں اس کے بعد دریا اور ہیڈ کی سیر کی۔ پیدل چلنے کا مقابلہ بھی ہوا اس طرح ۶ بجے شام واپسی کے لئے روانہ ہوئے اور ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے رات ۸ بجے لاہور پہنچ گئے وہاں نظم خوانی، لطائف، تاریخی واقعات سنانے کے پروگرام بڑے دلچسپ رہے۔ دوستوں نے خوب لطف اٹھایا۔ (زعیم اعلیٰ انصاراللہ مغل پورہ لاہور)

☆ **اجتماع نومبائعین ضلع سرگودھا:** ۲۵ رستمبر ۲۰۰۵ء کو صبح نو بجے سے ہی نومبائعین کو لے کر داعیان کے وفود بیت الاحمد یہ نیوسول لائن آنے شروع ہو گئے۔ جن کی باقاعدہ رجسٹریشن ہوتی رہی۔ ساڑھے دس بجے مرکز سے مکرم ڈاکٹر

عبدالخالق خالد قائمقام صدر مجلس انصار اللہ اور مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب قائد تربیت نومبائعین تشریف لے آئے۔ پروگرام گیارہ بجے دن زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائم مقام صدر مجلس انصاراللہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر نومبائعین نے ہی کیں۔ کھانے کی تقسیم اور تیاری میں بھی نومبائعین شامل ہوئے۔ پروگرام کی تفصیل یہ ہے:

تلاوت قرآن کریم مکرم محمد سلیم صاحب نومبائع چک ۹۹ شمالی، نظم مکرم چوہدری عظمت حیات حرا صاحب ایڈووکیٹ نومبائع للیانی، تاثرات قبولیت احمدیت، مکرم قادر بخش صاحب نومبائع حلقہ مراد آباد، مکرم محمد ممتاز صاحب نومبائع چک ۱۵۲ شمالی، مکرم خضر حیات صاحب نومبائع سید نو، مکرم توکل حسین صاحب نومبائع شاہ پور ملازم جیل، مکرم چوہدری عظمت اللہ ایڈووکیٹ نومبائع للیانی۔

اس کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر قائد تربیت نومبائعین مجلس انصاراللہ پاکستان اور مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائم مقام صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے نہایت ایمان افروز خطابات فرمائے۔ اختتامی خطاب و دعا مکرم نصراللہ خان صاحب بھلی نائب امیر ضلع سرگودھا نے کروائی۔ یہ پروگرام ڈیڑھ بجے اختتام پذیر ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے تمام مہمانوں اور حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا حاضری کی تفصیل یہ ہے۔

سہ سالہ نومبائعین کی کل تعداد: ۲۱۱، بقیہ نومبائعین: ۱۴۶، اجتماع میں نومبائعین کی حاضری: ۸۴، جو حاضر نہ ہو سکے: ۶۲

(مرسلہ: مکرم مظفر احمد گوندل صاحب نائب ناظم انصاراللہ ضلع سرگودھا)

خریداران متوجہ ہوں

☆ ماہنامہ انصاراللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے جسے ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا چاہیئے۔

☆ جن خریداران کا چندہ ختم ہے ان سے درخواست ہے کہ اپنے چندہ کی ادائیگی اولین فہرست میں فرما کر ممنون فرمائیں۔

☆ جن خریداران کو رسالہ نہ ملے ان سے درخواست ہے کہ اس کی اطلاع فوراً دفتر ہذا کو کریں تا کہ بعد کارروائی آپ کو رسالہ دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

(مینیجر ماہنامہ انصاراللہ)

Monthly **ANSARULLAH** November 200

Ph: 047-6212982Fax: 047-6214631(C.Nagar Post Code 35460)
e-mail:ansarullah60@yahoo.com
EDITOR : **Sayed Mubashir Ahmad Ayaz**

Regd. # CPL-34/MDFD

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ۲۰۰۸ء کے لئے دعائیں اور عبادات

- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کیا جائے۔
- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔
- سورۃ فاتحہ (روزانہ کم از کم ۷ مرتبہ پڑھیں)
- **رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔** (۲:۲۵۱) (روزانہ کم از کم ۱۱ مرتبہ پڑھیں)

  (ترجمہ) اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔
- **رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** (۳:۹)

  (روزانہ کم از کم ۳۳ مرتبہ پڑھیں)

  (ترجمہ) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔
- **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ** (روزانہ کم از کم ۱۱ مرتبہ پڑھیں)

  (ترجمہ) اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں کرتے ہیں (یعنی تیرا رعب انکے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔
- **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ۔** (روزانہ کم از کم ۳۳ مرتبہ پڑھیں)

  (ترجمہ) میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔
- **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ** (روزانہ کم از کم ۳۳ مرتبہ پڑھیں)

  (ترجمہ) اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر۔
- **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ** (روزانہ کم از کم ۳۳ مرتبہ پڑھیں)